عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۵ رجب تا کیم شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸/ اکتوبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۲۱

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے تبلیغی و اصلاحی اسفار

سرزمین امریکہ میں تحفظ ختم نبوت کی صداؤں کی گونج

بیسویں ختم نبوت کانفرنس چناب نگر
قائدین کے پیغامات و تاثرات

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ

دور صدیقیؓ سے عصر حاضر تک

رب انی مغلوب فانتصر

شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں میری بات!

Email: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatme-nubuwwat.org

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تاریخ ولادت و وفات:

س:...... امیر المومنین سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات کونسی ہے؟

ج:...... ولادت کی تاریخ معلوم نہیں، وفات شب سہ شنبہ ۲۲/ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ مطابق ۲۳/ اگست ۶۳۴ء بہ عمر ۶۳ سال ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت سے پچاس سال پہلے ولادت ہوئی۔

حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں نزول قرآن:

س:...... سوال یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کس رائے کے حق میں قرآن میں آیتیں نازل ہوئیں۔

ج:...... حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت کئی مرتبہ حاصل ہوئی کہ وحی خداوندی نے ان کی رائے کی تائید کی۔ حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے "تاریخ الخلفاء" میں ایسے بیس اکیس مواقع کی نشاندہی کی ہے اور امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" میں دس گیارہ واقعات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

۱:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ جنگ بدر کے قیدیوں کو قتل کیا جائے، اس کی تائید میں سورۃ انفال کی آیات ۶۷ تا ۶۹ نازل ہوئیں۔

۲:...... منافقوں کا سرغنہ عبداللہ بن ابی مرا تو آپ کی رائے تھی کہ اس منافق کا جنازہ نہ پڑھایا جائے، اس کی تائید میں سورۃ التوبہ کی آیت ۸۴ نازل ہوئی۔

۳:...... آپ مقام ابراہیم کو نماز گاہ بنانے کے حق میں تھے اس کی تائید میں سورۃ بقرہ کی آیت ۱۲۵ نازل ہوئی۔

۴:...... آپ ازواج مطہرات کو پردہ میں رہنے کا مشورہ دیتے تھے۔ اس پر سورۃ احزاب کی آیت ۵۳ نازل ہوئی اور پردہ لازم کردیا گیا۔

۵:...... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب بدباطن منافقوں نے ناروا تہمت لگائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دیگر صحابہؓ کے علاوہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی رائے طلب کی۔ آپ نے سنتے ہی بے ساختہ کہا "توبہ! یہ تو کھلا بہتان ہے" اور بعد میں انہی الفاظ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت نازل ہوئی۔

۶:...... ایک موقع پر آپ نے ازواج مطہرات کو فہمائش کرتے ہوئے ان سے کہا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں طلاق دے دیں تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے بہتر بیویاں عطا کردے گا۔ اس کی تائید میں سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۵ نازل ہوئی۔ وغیرہ وغیرہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ولادت وشہادت:

س:...... امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تاریخ ولادت اور تاریخ شہادت کونسی ہے؟

ج:...... ولادت ہجرت سے چالیس سال قبل ہوئی۔ ۲۶/ ذی الحجہ ۲۳ھ بروز چہار شنبہ مطابق ۳۱/ اکتوبر ۶۴۴ء کو نماز فجر میں ابولولو مجوسی کے خنجر سے زخمی ہوئے۔ تین راتیں زخمی حالت پر زندہ رہے، ۲۹/ ذی الحجہ (۳/ نومبر) کو وصال ہوا۔ یکم محرم ۲۴ھ کو روضہ اطہر میں آسودۂ خاک ہوئے۔ حضرت صہیبؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف بہتان تراشیاں:

س:...... میں نے آج سے کچھ عرصہ پہلے جمعہ کے وعظ کے دوران ایک واقعہ امام صاحب سے سنا تھا، یہ ہے کہ:

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قبر میں عذاب ہوا۔ (معاذاللہ) جس سے ان کی پنڈلی کے ٹوٹنے کی آواز باہر تک لوگوں نے سنی اس عذاب کی وجہ یہ تھی کہ ان پر ایک دفعہ پیشاب کا ایک چھینٹا پڑ گیا تھا۔"

جناب عالی اس وقت تو مجھے اتنا شعور نہیں تھا لیکن آج میں اس واقعہ پر غور کرتا ہوں تو میرا دل نہیں مانتا کہ یہ واقعہ سچ ہوگا لیکن پھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک عالم دین ہی کی زبانی سنا ہے۔ عجیب کشمکش کا شکار ہوں امید ہے آپ میری اس کشمکش کو دور فرمادیں گے۔ میرے خیال میں یہ واقعہ صریحاً غلط ہے۔

ج:...... مجھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسے کسی واقعہ کا علم نہیں پہلی بار آپ کی تحریر میں پڑھا میں اس کو صریحاً غلط اور بہتان عظیم سمجھتا ہوں ان واعظ صاحب سے حوالہ دریافت کیجئے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوت

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

۲۵ رجب تا یکم شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۱۲ تا ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء

جلد: ۲۰ شمارہ: ۲۱

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد نوشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

☛ رب انی مغلوب فانتصر .... (اداریہ) 4
☛ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ دور صدیقیؓ سے عصر حاضر تک .... (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
☛ حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے تبلیغی و اصلاحی اسفار .... (جمال عبدالناصر شاہد) 8
☛ [redacted] 11
☛ توضیح و تشریح الکلم جل جلالہ .... (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 17
☛ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات! .... (سید اطہر عظیم) 19
☛ قادیانیت کا دوسرا روپ فتنہ گوہر شاہی .... (علامہ احمد میاں حمادی) 21
☛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت قانون دان!! .... (جسٹس شیخ عبدالحمید) 24

زرتعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بحرین، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زرتعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۵۸۹۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری   طابع: سید شاہ حسین   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب انی مغلوب فانتصر

۱۱/ستمبر کے واقعات نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ امریکی غرور کا سر نیچا ہوا اور اس کا حفاظتی نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا۔ جس بلڈنگ کے اوپر جہاز آنے کی صورت میں خود بخود جہاز تباہ ہو جاتا اس کو جہاز ہی نے تباہ کر دیا' بہر حال یہ کس نے کیا اب تک اس کا تعین نہیں ہو سکا۔ مسلمانان پاکستان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ یہودیوں کی شرارت ہے تاکہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑا دیا جائے لیکن امریکہ نے اس واقعہ میں اسامہ بن لادن کو ملوث کر کے افغانستان اور پاکستان کو دھمکی دی کہ وہ اسامہ بن لادن کو اس کے حوالہ کر دے' افغانستان میں واقع کیمپوں تک جانے کا راستہ کرا اور تلاشی کی اجازت دے' تمام مجاہدین کو افغانستان سے نکالے اور بقول اس کے دہشت گردوں کو پناہ دینے کا سلسلہ بند کرے۔ امریکہ کے صدر اتنے جوش میں آئے اور کہا کہ دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کو ختم کرنے کا وقت آ گیا' دنیا کو امریکہ سے ڈرنا ہوگا' یہ صلیبی جنگ کا نقطۂ آغاز ہے۔

افغانستان کے امیر المومنین ملا محمد عمر اور دیگر افغان رہنماؤں نے اس کے جواب میں کہا کہ اگر صلیبی جنگ ہے تو ہم اس کے لئے تیار ہیں' ہم کسی صورت میں اسلام کو مغلوب ہوتا اور امریکہ کو غالب ہوتا نہیں دیکھ سکتے' ہمارے سامنے دو راستے ہیں' غلبۂ اسلام یا شہادت۔ اب صورت حال یہ ہے کہ اس وقت پوری دنیا ایک طرف ہے اور طالبان ایک طرف۔ امریکہ نے طالبان کا موقف قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اس وقت صورت حال جنگ کی ہے۔ روزانہ اس بات کے امکانات بڑھ رہے ہیں کہ اب حملہ ہوگا' گزشتہ رات تک حملے کی خبریں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھیں۔

پاکستان کے علماء کرام کے علاوہ اس وقت دنیا بھر میں کوئی حکومت طالبان کی حامی نہیں۔ وہ لوگ جو پہلے کھلم کھلا طالبان کی حمایت کرتے تھے اپنے اپنے ملکوں کے دباؤ کی وجہ سے کھل کر حمایت نہیں کر رہے' اس لئے ملا عمر نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ ہر مسلمان اپنی ذمہ داری کا خود احساس کرے' اگر ہم کچھ کہیں گے تو امریکہ کہے گا کہ مسلمانوں کو اکسا رہے ہیں' ہم نے تمام فیصلے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کئے ہیں' اس لئے ہمیں کوئی پرواہ نہیں' اگر شہید ہو گئے تب بھی کامیاب' اور اگر غلبۂ اسلام ہو گیا تب بھی کامیاب۔

اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان طالبان کی حمایت و نصرت کے لئے اور پاکستان کے حفاظت کے لئے دعا کریں۔ فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھیں۔ ٹیلی گرام کے ذریعہ امریکہ اور برطانیہ کو اس پر راضی کریں کہ وہ افغانستان پر حملہ نہ کرے بلکہ مذاکرات کے ذریعہ کوئی حل نکالے۔

پاکستان کی حفاظت بھی ہماری ذمہ داری ہے' اس وقت کوئی ایسا کام نہ کیا جائے جس سے پاکستان کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے۔ علماء اسلام پورے ملک میں دورے کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔ اخبارات کو ٹیلی فون کر کے کہا جائے کہ وہ طالبان کی حمایت کے لئے کام کریں۔ جنگی آگ کو بھڑکانے والے مضامین کم شائع کریں۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ امریکہ اور مغربی پروپیگنڈہ کا جواب دیا جائے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر خصوصی نگاہ رکھی جائے تاکہ وہ اس نازک موقع پر مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع مسلمانوں کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ خوب اللہ تعالیٰ سے رجوع کریں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کامیاب فرمائے۔ (آمین)

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی کراچی تشریف آوری

شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم سے سرگودھا ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر درخواست کی گئی کہ اس وقت کراچی کے حالات کا تقاضہ ہے کہ آپ وہاں کا دورہ فرمائیں۔ از راہ عنایت وشفقت حضرت اقدس زید مجدہم نے درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور صاحبزادہ خلیل احمد صاحبزادہ نجیب احمد اور صاحبزادہ سعید احمد کی کوششوں سے ۲۹/ستمبر بروز ہفتہ حضرت کی کراچی میں تشریف آوری ہوئی۔ حضرت بارہ بجے کے لگ بھگ جیسے ہی ایئرپورٹ پہنچے تو ایسا لگا کہ پورا کراچی حضرت دامت برکاتہم کی آمد سے امڈ آیا ہے‘ وہ کراچی جس کی وحشت کی وجہ سے رہنا مشکل ہوتا تھا اب باعث اطمینان بن گیا ہے۔ اس شہر بے سکون میں سکون وطمانیت کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ عدم تحفظ کے بجائے تحفظ کا احساس اجاگر ہوا۔ قادیانیوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم صاحبزادہ خلیل احمد اور صاحبزادہ نجیب احمد کے ہمراہ دفتر ختم نبوت تشریف لائے تو تمام ساتھیوں کے چہروں پر رونق آگئی۔ صبح سے رات اور رات سے صبح تک ایک نئی زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ تہجد کے وقت مسجد آباد۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم کی دعا سحرگاہی کی وجہ سے کراچی کی کایا ہی پلٹ گئی۔ فجر کے بعد مراقبہ اور دن بھر حضرت دامت برکاتہم کی شفقت بھری مسکراہٹ سے ایک ایسی تازگی کا احساس ہوتا جس سے ہر وقت نشاط کی کیفیت طاری رہتی۔ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ختم بخاری شریف اور جامعہ محمودیہ‘ جامعہ انوار القرآن‘ جامعہ اسلامیہ‘ مدرسہ تعلیم القرآن نصرت بھٹو کالونی کا عومی اور اقرا روضۃ الاطفال میں اساتذہ کی تقریب اور دفتر ختم نبوت میں علماء کرام اور دیگر مریدین کی مجلسیں غرض ایک عجیب پر بہار دن تھے کہ دن رات وقت کا احساس تک نہیں ہوتا تھا۔ حضرت زید مجدہم کی تشریف آوری کی وجہ سے ایسا سہارا ملا کہ کسی پر نہ کوئی خوف تھا اور نہ کسی قسم کا غم۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت دامت برکاتہم کی دعاؤں سے تمام حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام میں حضرت دامت برکاتہم کی آمد کی وجہ سے ایک ترقی کا احساس ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت اقدس دامت برکاتہم کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور بار بار حضرت اقدس دامت برکاتہم کی تشریف آوری ہو اور اہالیان کراچی حضرت دامت برکاتہم سے اکتساب فیض کرتے رہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارے میں غلط اور گمراہ کن پروپیگنڈہ

آج کل جن حالات سے دنیا گزر رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ علماً کرام اور مذہبی تنظیموں کے خلاف ایک منظم مہم چل رہی ہے۔ ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی ایک آزمائش سے گزر رہی ہے۔ اس کے خلاف طرح طرح کا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ لندن میں اس پر پابندی لگانے کا فیصلہ ہورہا ہے‘ کبھی خبر آتی ہے کہ پاکستان میں اس کو فرقہ پرست تنظیموں میں شامل کر کے پابندی لگائی جائے گی‘ کبھی خبر لگتی ہے کہ امریکہ کی ایف بی آئی نے اس پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس قسم کے پروپیگنڈہ کا مقصد دراصل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف ایک مہم چلا کر اس کو بدنام کرنا ہے۔ الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک پلیٹ فارم ہے جس پر وہ قادیانیت کے خلاف کام کرتی رہے گی اور اس قسم کے پروپیگنڈہ یا پابندیوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اکابر کی اس جماعت کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے رفقاً کرام کے نام بقایا جات کے ریمائنڈر ارسال کردیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے نام بقایا جات‘ واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام: ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی منی آرڈر‘ چیک‘ ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

یاد رہے کہ جلد نمبر ۲۰ شمارہ نمبر ۹ سے رسالہ کی بوجہ ہوشربا گرانی‘ کاغذ و ڈاک خرچ‘ قیمت میں اضافہ کردیا گیا ہے۔

نیا سالانہ زرتعاون: ۳۵۰ روپے ہے‘ اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ: اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ (ادارۂ ختم نبوت)

مولانا اللہ وسایا

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

دور صدیقیؓ سے دور حاضر تک

سوال: ...... عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے دور صدیقؓ سے دور حاضر تک جو خدمات سرانجام دی گئیں ہیں ان کا تذکرہ مختصر مگر جامع انداز میں تحریر کریں؟

جواب: ...... آپ کی ختم نبوت میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ اس لئے اس مسئلہ میں چودہ سو سال سے کبھی بھی امت دورائے کا شکار نہیں ہوئی، بلکہ جس وقت کسی شخص نے اس مسئلہ کے خلاف رائے دی امت نے اسے سرطان کی طرح اپنے جسم سے علیحدہ کردیا۔ ختم نبوت کا تحفظ یا بالفاظ دیگر منکرین ختم نبوت کا استیصال دین کا ہی ایک حصہ ہے۔ دین کی نعمت کا اتمام آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر ہوا۔ اس لئے دین کے اس شعبہ کو بھی اللہ رب العزت نے خود آنحضرت ﷺ سے وابستہ فرمادیا اور سب سے پہلے خود آنحضرت ﷺ نے اپنے زمانہ میں پیدا ہونے والے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال کر کے امت مسلمہ کو اپنے عمل مبارک سے کام کرنے کا عملی نمونہ پیش فرمادیا۔

تحفظ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ۔

چنانچہ اسود عنسی کے استیصال کے لئے رحمت عالم ﷺ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو اور طلیحہ اسدی کے مقابلہ میں جہاد کی غرض سے حضرت ضرار بن ازورؓ کو روانہ فرمایا۔ یہ امت کے لئے خود آنحضرت ﷺ کا عملی سبق ہے، امت کے لئے خیر و برکت اور فلاح دارین اس سے وابستہ ہے کہ ختم نبوت کے عقیدۂ کا جان جوکھوں میں ڈال کر تحفظ کرے اور منکرین ختم نبوت کو ان کے انجام تک پہنچائے۔ امت نے آنحضرت ﷺ کے اس مبارک عمل کو اپنے لئے ایسے طور پر مشعل راہ بنایا کہ خیر القرون کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک ایک لحہ کے لئے بھی امت اس سے غافل نہیں ہوئی۔ طلیحہ اسدی نے اپنے ایک قاصد عم زاد ''حبال'' کو حضور ﷺ کے پاس بھیج کر اپنی نبوت منوانے کی دعوت دی۔ طلیحہ اسدی کے قاصد کی بات سن کر رحمت عالم ﷺ کو بہت فکر دامن گیر ہوئی چنانچہ آپ ﷺ نے تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ کے پہلے سپہ سالار کے لئے اپنے صحابی حضرت ضرار بن ازورؓ کا انتخاب فرمایا اور ان قبائل و عمال کے پاس جہاد کی تحریک کے لئے روانہ فرمایا جو طلیحہ کے قریب میں واقع تھے، حضرت ضرارؓ نے علی بن اسد سنان بن ابوسنان اور قبیلہ قضا اور قبیلہ بنو ورقا وغیرہ کے پاس پہنچ کر ان کو آنحضرت ﷺ کا پیغام سنایا اور طلیحہ اسدی کے خلاف فوج کشی اور جہاد کی ترغیب دی۔ انہوں نے لبیک کہا اور حضرت ضرارؓ کی قیادت میں ایک لشکر تیار ہو کر واردات کے مقام پر پڑاؤ کیا دشمن کو پتہ چلا، انہوں نے حملہ کیا جنگ شروع ہوئی لشکر اسلام اور فوج محمدی نے ان کو ناکوں چنے چبوادئے مظفر و منصور واپس ہوئے۔ ابھی حضرت ضرارؓ مدینہ منورہ کے راستہ میں تھے کہ آنحضرت ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔

(ائمہ تلبیس ص ۱۰۷ ج ۱)

عہد صدیقیؓ میں تحفظ ختم نبوت کی پہلی جنگ:

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کے عہد خلافت میں ختم نبوت کے تحفظ کی پہلی جنگ یمامہ کے میدان میں مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت عکرمہؓ پھر حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور آخر میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسلمانوں کے لشکر کی کمان فرمائی۔ اس پہلے معرکہ ختم نبوت میں ۱۲ سو صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ و قاری اور بدری صحابہؓ تھے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو لکھا کہ مسیلمہ کذاب کی پارٹی کے تمام بالغ افراد کو بجرم ارتداد قتل کردیا جائے۔ عورتیں اور کم سن لڑکے قیدی بنائے جائیں اور ایک روایت (البدایۃ والنہایۃ ج ۶ ص ۳۱۰ اور طبری تاریخ الامم و الملوک کی جلد ۲ ص ۴۸۲) کے مطابق مرتدین کے احراق کا بھی حضرت صدیق اکبرؓ نے حکم فرمایا لیکن آپؓ کا فرمان پہنچنے سے قبل حضرت خالد بن ولیدؓ معاہدہ کر چکے تھے، مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے قتل کیا تھا اور بدایہ کی روایت کے مطابق طلیحہ کے بعض ماننے والوں کی خاطر بزاخہ میں قیام کے دوران ایک ماہ تک

ان کی تلاش میں پھرتے رہے تاکہ آپ ان سے مسلمانوں کے قتل کا بدلہ لیں، جن کو انہوں نے اپنے ارتداد کے زمانہ میں اپنے درمیان رہتے ہوئے قتل کردیا تھا، ان میں سے بعض (کئی مرتدین) کو آپ نے آگ سے جلادیا اور بعض کو پتھروں سے کچل دیا، اور بعض کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے نیچے گرادیا، یہ سب کچھ آپ نے اس لئے کیا تاکہ مرتدین عرب کے حالات سننے والا ان سے عبرت حاصل کریں۔ (البدایہ ج۲ص ۱۱۲۶اردوترجمہ مطبوعہ نفیس اکیڈیمی، کراچی)

اسلام کی چودہ سوسال کی تاریخ گواہ ہے کہ باقی تمام فتنوں سے مباحثہ، مجادلہ، مناظرہ و مباہلہ وغیرہ ہوئے۔ لیکن جھوٹے نبیوں سے تو گفتگو کی بھی شریعت نے اجازت نہیں رکھی اور فصول عمادی میں کلمات کفر شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"وکذالو قال انا رسول الله اوقال بالفارسية من پیغامبرم یریدبه پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافتضاحه لایکفر۔" (فصول: ۱۳۰۰)

ترجمہ: "اور ایسے ہی اگر کہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی زبان میں کہے من پیغامبرم اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام لے جاتا ہوں تو کافر ہوجائے گا اور جب اس نے یہ بات کہی اور کسی شخص نے اس سے معجزہ طلب کیا تو بعض کے نزدیک یہ طالب معجزہ بھی کافر ہوجائے گا، لیکن متأخرین نے فرمایا ہے کہ اگر طالب معجزہ کی نیت طلب معجزہ سے محض اس کی رسوائی اور اظہار عجز ہو تو کافر نہ ہوگا۔"

اور خلاصۃ الفتاویٰ میں امام عبدالرشید بخاریؒ فرماتے ہیں کہ:

"ولوادعی رجل النبوة وطلب رجل المعجزة قال بعضهم یکفر وقال بعضهم ان کان غرضه اظهار عجزه وافتضاحه لایکفر۔"

ترجمہ: "اور اگر کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دوسرے نے اس سے معجزہ طلب کیا تو بعض فقہا کے نزدیک یہ طالب معجزہ بھی مطلقاً کافر ہوجائے گا اور بعض نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر اس نے اظہار عجز و رسوائی کے لئے معجزہ طلب کیا تھا تو یہ کافر نہ ہوگا۔"

چنانچہ امت کی چودہ سوسال کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی اسلامی حکومت میں کسی شخص نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت نے اس سے دلائل و معجزات مانگنے کی بجائے اس کے وجود سے ہی اللہ تعالیٰ کی دھرتی کو پاک کردیا۔ ہمارے برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بطور "خودکاشتہ پودا" آبیاری کی۔ مسلمان قوم مظلوم، محکوم، غلام تھی، لاچار امت کو قادیانی گروہ سے مناظرہ کی راہ اختیار کرنی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے دلائل و براہین، مقدمات و مناظروں، منبرومحراب، عدالتوں واسمبلی، مکۃ المکرمہ وافریقہ تک جہاں بھی کسی فورم پر قادیانی کیس گیا امت کو کامیابی نصیب ہوئی۔ یہ راستہ مجبوراً اختیار کرنا پڑا، ورنہ شرعاً جھوٹے مدعی نبوت اور پیروکاروں کا وہی علاج ہے جو صدیق اکبرؓ نے اپنے عہد زریں میں مسیلمہ کذاب کا یمامہ کے میدان میں کیا تھا، اور یقین فرمایئے کہ جب بھی اس خطہ میں اسلام کی حکومت قائم ہوگی، سنت صدیق دھرائی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو توفیق نصیب فرمائے۔

☆ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔" (نسائی)

جب تلک ہو نہ زلف کا سایا
حسن نسوانیت ہے بے مایا
مصطفیٰ نے ہر ایک عورت کو
سر منڈانے سے منع فرمایا

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: N - 91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

جمال عبدالناصر شاہد

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے تبلیغی و اصلاحی اسفار

حضرت الامیر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے تبلیغی و اصلاحی اسفار کی تفصیل

مرشد العلماءٗ ولی کاملٗ قطب زمانٗ شیخ المشائخٗ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتٗ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکنٗ مرشد کاملٗ مخدوم العلماءٗ و صلحاءٗ قافلہ حق کے قائد خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم ۱۹/مئی کو سرگودھا تشریف لے گئے آپ نے مولانا محمد رمضان صاحب کے مدرسہ سراج العلوم میں حیات انبیاءؑ کانفرنس کی صدارت فرمائیٗ ۲۰/مئی کو حضرت امیر مرکزیہ نے خانقاہ سراجیہ کا سفر فرمایاٗ ۲۱/۲۲/مئی کو حضرت امیر مرکزیہ کا خانقاہ سراجیہ میں قیام رہا اور مریدین متوسلین کی اصلاح فرماتے رہے۔ ۲۳/مئی کو حضرت والا نے خانقاہ شریف سے ملتان کے لئے سفر فرمایا اور ڈاکٹر خالد خان خاکوانی مرحوم کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے اور ڈاکٹر صاحب کے انتقال پر ان کے بیٹوں ڈاکٹر عابد خان خاکوانی اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر خالد صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ ساتھیوں میں سے تھےٗ اور ان کا اصلاحی تعلق حضرت امیر مرکزیہ سے تھا اور طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئےٗ حضرت اقدس نے رات کو سرگانہ ہاؤس میں قیام فرمایا۔ ۲۴/مئی کو حضرت الامیر جامعہ خیر المدارس تشریف لے گئےٗ مولانا عبدالحمید کی دعوت پر جامعہ کے اساتذہ سے ملاقات کی اور دعا فرمائیٗ بعد ازاں آپ دار العلوم کبیر والا کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اجلاس سے فراغت کے بعد حضرت اقدس باگڑ سرگانہ میاں خان محمد کے ہاں تشریف لے گئے اور ایک روز وہاں قیام فرمایا۔ ۲۵/مئی کو حضرت اقدس خانقاہ سراجیہ واپس تشریف لے گئےٗ ۲۵/مئی سے ۶/جون تک حضرت اقدس کا خانقاہ سراجیہ میں قیام رہا اور حضرت والا مریدین اور متوسلین کی اصلاح فرماتے رہے۔ ۷/جون کو حضرت اقدس دامت برکاتہم چک نمبر ۳۷/ایم ایل نواں جنڈانوالہ ضلع بھکر میں ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ کانفرنس کے اختتام پر آپ بعد نماز عشاء آپ نے خانقاہ سراجیہ کے لئے سفر فرمایا۔ ۸/جون کو آپ ختم القرآن کے پروگرام میں دعا کے لئے سی ایچ پی چشمہ کالونی کندیاں تشریف لے گئے۔ ۹/جون کو آپ کا قیام خانقاہ شریف میں رہا۔ ۱۰/جون کو جامعہ مسجد غوثیہ کندیاں میں آپ نے سیرت النبی ﷺ کانفرنس کی صدارت فرمائی اور کانفرنس کے اختتام پر واپس خانقاہ تشریف لے گئے ۱۱ تا ۱۸/جون کو حضرت کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا۔ ۱۸/جون کو حضرت نے جامع مسجد فردوس پپلاں میں بعد نماز عشاء جلسہ سیرت النبی ﷺ کی صدارت کی اور دعا فرمائی اور اسی رات کو واپس خانقاہ تشریف لے گئی۔ ۱۹ تا ۲۱/جون تک حضرت والا کا خانقاہ سراجیہ میں قیام رہا۔ ۲۲/جون کی صبح آپ نے سید مصدوق حسین شاہ صاحب کے مدرسہ علوم شرعیہ جھنگ میں ایک پروگرام کی صدارت فرمائی اور دعا فرمائی اور اسی روز شام کو واپس خانقاہ تشریف لے گئے۔ ۲۳ تا ۲۵/جون تک حضرت اقدس کا خانقاہ سراجیہ میں قیام رہا۔ ۲۶/جون کی صبح آپ نماز فجر کے بعد خانقاہ شریف سے ٹیکسلا تشریف لے گئے اور وہاں مولانا عبدالغفور صاحب کے مدرسہ میں جلسہ کی صدارت فرمائی اور وہاں آپ نے ایک روز قیام فرمایا۔ ۲۷/جون کو علی الصبح آپ ختم نبوت کورس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ ۲۸، ۲۹/جون کو بھی حضرت والا مانسہرہ میں مقیم رہے اور ختم نبوت کے مختلف پروگراموں میں شرکت فرمائی۔ ۲۹/جون کی شام حضرت خانقاہ سراجیہ واپس تشریف لے گئے۔ ۳۰/جون تا ۴/جولائی حضرت کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا اور حضرت مریدین اور متوسلین کی اصلاح فرماتے رہے۔ ۴/جولائی کو حضرت اقدس نے سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کے لئے لاہور سے لندن کا سفر فرمایا۔ ۲۱/جولائی کو لندن میں آپ نے ڈاکٹر خالد صاحب کے صاحبزادے کی تقریب نکاح میں شرکت فرمائی اور نکاح پڑھایا۔ ۲۲/جولائی کو آپ نے ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں شرکت فرمائی۔ ۵/اگست کو آپ نے سولہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی صدارت فرمائی اور الحمدللہ کانفرنس حضرت کی دعاؤں کی بدولت کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ ۹/اگست کو حضرت اقدس نے لندن سے جدہ کے لئے سفر فرمایا اور عمرہ کی ادائیگی فرمائی۔ ۱۲/اگست تک آپ حجاز مقدس میں مقیم رہے۔ ۱۲/اگست کو حضرت اقدس عمرہ کی ادائیگی کے بعد وطن واپس تشریف لائے۔ ۱۳/اگست سے ۲۱/اگست

تک حضرت کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا۔ ۲۲/ اگست کو حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ کے مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر کے سالانہ جلسہ سیرت النبیؐ میں شرکت کے لئے بھکر تشریف لے گئے اور اسی روز آپ کی خانقاہ واپسی ہوئی۔ ۲۳/ اگست سے ۳۱/ اگست تک حضرت اقدس کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا اور آپ اصلاح وارشاد میں مصروف رہے۔ یکم ستمبر کو حضرت اقدس لاہور تشریف لے گئے اور وہاں ایک روز قیام فرمایا۔ ۲/ ستمبر کو حضرت اقدس نے حاجی عبدالرحمٰن صاحب انگلینڈ والوں کی صاحبزادی کا نکاح پڑھایا اسی روز شام کو واپسی کے لئے خانقاہ سراجیہ کا سفر فرمایا ۳ تا ۵/ ستمبر تک حضرت کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا۔ ۶/ ستمبر کو علی الصبح آپ کی کوہاٹ روانگی ہوئی جہاں پر آپ نے ختم نبوت کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ حضرت اقدس نے مسلمانان پاکستان سے ۷/ ستمبر کو ''یوم ختم نبوت'' منانے کی اپیل کی تھی' جس پر ملک بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''یوم ختم نبوت'' بھرپور جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس سلسلے میں پشاور میں منعقدہ پروگرام میں حضرت الامیر نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۸/ ستمبر کو آپ مولانا ضیاء الدین کے مدرسہ کے پروگرام میں شرکت کے لئے ٹیلی فون فیکٹری ایریا ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے۔ ۹/ ستمبر کو آپ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ ۱۰/ ستمبر کو حضرت امیر مرکزیہ مولانا رشید میاں صاحب کی دعوت پر جامعہ مدنیہ راوی روڈ کریم پارک تشریف لے گئے۔ ۱۱/ ستمبر کو حضرت الامیر مرکزیہ کویت تشریف لے گئے۔ ۱۷/ ستمبر تک حضرت کویت میں تبلیغی دورے پر رہے۔ ۱۸/ ستمبر کو آپ کویت سے واپس لاہور تشریف لائے اور بعدازاں خانقاہ سراجیہ تشریف لے گئے ۱۹/ ستمبر سے ۲۳/ ستمبر تک حضرت امیر مرکزیہ خانقاہ سراجیہ میں مریدین اور متوسلین کی اصلاح وتربیت فرماتے رہے۔ ۲۴/ ستمبر کو حضرت اقدس مولانا محمد اکرم طوفانی کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے سرگودھا تشریف لے گئے اور اسی روز واپسی خانقاہ سراجیہ تشریف لے گئے۔ ۲۵ تا ۲۷/ ستمبر کو حضرت کا قیام خانقاہ سراجیہ میں رہا۔ ۲۸/ ستمبر کو علی الصبح حضرت اقدس نے اسلام آباد کا سفر فرمایا اور ۲۸/ ستمبر آپ کا قیام اسلام آباد میں رہا۔ ۲۹/ ستمبر کو حضرت نے اسلام آباد سے کراچی کا سفر فرمایا اور تقریباً دن کے ۱۲ بجے کراچی پہنچے ایئرپورٹ پر حضرت اقدس کے استقبال کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان' اقراء روضۃ الاطفال کے مدیر ورفقاء کرام اور حضرت کے مریدین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ ۲۹/ ستمبر کو حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے مسجد باب الرحمت دفتر ختم نبوت میں کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مریدین وعقیدت مندوں کی اصلاح وتربیت فرمائی اسی روز بعد نماز عصر مجلس عمومی منعقد ہوئی۔ بعد نماز مغرب حضرت دامت برکاتہم سے بیعت ہونے والوں اور اصلاحی تعلق قائم کرنے والے رفقاء کرام کا جم غفیر تھا۔ رات حضرت اقدس کا پروگرام مولانا عبدالقیوم نعمانی صاحب کے ہاں جامع مسجد مریم ومدرسہ محمودیہ میں تھا اور رات کا کھانا بھی مولانا نعمانی کے ہاں تھا۔ ۳۰/ ستمبر کو طالبات کے ختم بخاری کی تقریب میں دعا فرمائی آپ نے اقراء کے ایک پروگرام میں شرکت فرمائی ساڑھے دس بجے آپ نے مدرسہ حبیبیہ جیکب لائن میں مولانا قاری اللہ بخش اظہری کی دعوت پر ختم القرآن کے پروگرام میں شرکت فرمائی بعدازاں جامعہ بنوریہ نماز عصر آپ نے مسجد باب الرحمت پرانی نمائش میں ادا فرمائی اور نماز مغرب کے بعد عشائیہ میں شرکت کے لئے مفتی مزمل صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ یکم اکتوبر کو حضرت اقدس دامت برکاتہم صبح گیارہ بجے ختم نبوت حج گروپ کے ذمہ داران حاجی عبدالرزاق' حاجی اعتماد الحق کے مکان کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے بعدازاں اقراء روضۃ الاطفال زری برانچ تشریف لے گئے' ظہرانہ حضرت اقدس مولانا فقیر محمد نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز حضرت تھانویؒ کے صاحبزادے حاجی عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں تھا عصر ادا فرمائی مجلس عمومی دیگر معمولات سے فراغت کے بعد نماز مغرب کی ادائیگی کے فوراً بعد آپ قاری عطاء محمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور وہاں سے آپ کے اعزاز میں عشائیہ قاری فیض اللہ چترالی نے دیا' بعدازاں آپ واپس دفتر تشریف لائے۔ ۲/ اکتوبر کو حضرت اقدس دامت برکاتہم نماز فجر کی ادائیگی' مراقبہ اور دیگر معمولات سے فراغت کے بعد جامعہ اسلامیہ کلفٹن جناب مفتی محی الدین صاحب کے مدرسہ میں ختم بخاری شریف میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور دعا فرمائی نماز عصر اور دیگر معمولات سے فراغت کے بعد آپ کی مجلس عمومی منعقد ہوئی نماز مغرب کے بعد آپ نصرت بھٹو کالونی میں واقع مدرسہ تعلیم القرآن کی تقریب میں تشریف لے گئے' بعدازاں آپ جناب کیپٹن خالد کے گھر واقع ڈیفنس تشریف لے گئے۔ ۳/ اکتوبر کو حضرت اقدس دامت برکاتہم نے نماز فجر کی ادائیگی مراقبہ اور دیگر معمولات سے فراغت کے بعد آپ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن میں ختم بخاری شریف میں شرکت اور دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز ظہر کے بعد حضرت اقدس واپس دفتر ختم نبوت تشریف لائے اور نماز عصر مجلس عمومی اور دیگر معمولات سے فراغت کے بعد جناب حاجی عبدالرزاق کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

ں موقع پر ۲۸/ اکتوبر کو حضرت امیر مرکزیہ صبح سات بجے کراچی میں اپنے کامیاب تبلیغی واصلاحی دورے کے اختتام پر ملتان تشریف لے گئے۔ اس موقع پر ایئرپورٹ پر کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اقراء روضۃ الاطفال کے رفقاء کرام اور اپنے مریدین و متوسلین کی ایک بڑی تعداد نے حضرت کو الوداع کہا۔

حضرت کے صاحبزادہ خلیل احمد اور صاحبزادہ نجیب احمد نے رفیق سفر ہے۔ حضرت کی کراچی آمد کی اطلاع ملتے ہی نہ صرف کراچی بلکہ اندرون سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع سے کارکنان ختم نبوت اور حضرت کے متوسلین کی ایک بڑی تعداد کراچی پہنچ کر حضرت کی محافل ذکر و مراقبہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت کے گزشتہ دورۂ کراچی کی طرح اس بار بھی آپ کا قیام دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں رہا' جہاں حضرت اپنے متوسلین کی نفع رسانی کے لئے بعد نماز فجر مراقب رہے۔ اس کے علاوہ عمومی ملاقات وزیارت کے لئے عصر تا مغرب ایک خصوصی مجلس عمومی منعقد کی جاتی رہی' جس میں علماً کرام اور مریدین کی اصلاح وتربیت فرماتے اور عوام الناس کو اپنی نسبت باطنی کی برکات سے منور فرماتے رہے۔ کراچی میں حضرت دامت برکاتہم کے تبلیغی و اصلاحی پروگرام نہ صرف یہ کہ برکات کے ظہور کا ذریعہ ثابت ہوئے ہیں بلکہ کراچی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قادیانیوں کے خلاف پرامن جدوجہد اور خصوصیت کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا ذریعہ ثابت ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کا یہ سایہ تادیر ہم پر سلامت رکھے اور حضرت کی دعاؤں کی برکت سے پوری امت مسلمہ کو اپنی رضا ومعرفت اور محبت نصیب فرماکر ہم سب سے راضی ہوجائے۔ (آمین)

☆☆......☆☆

بقیہ: شاید کہ اتر جائے......

فراہم کرے اس صورت حال میں پاکستان کے لئے بہت کٹھن وقت ہے کہ وہ ان تینوں ممالک' جن کے ساتھ اس کی سرحدیں ملی ہوئی ہیں کی ممکنہ ناراضی کی صورت میں خطہ میں اپنے آپ کو انتہائی مشکل صورت حال کا شکار بنائے گا اور خطہ میں اس کا کوئی حمایتی ملک باقی نہ رہے گا۔

یہود و نصاریٰ شروع ہی سے اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں۔ اب جب کہ انہوں نے کھل کر اسلام کے خلاف صلیبی جنگ لڑنے کا عندیہ دیا ہے تو ان کے عزائم سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کا نام تک باقی رہنے دینا نہیں چاہتے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق مبینہ طور پر ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں چار ہزار سے زیادہ یہودی کام کرتے تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی دھماکے میں ہلاک یا زخمی نہیں ہوا کیونکہ اس دن ان میں سے ایک بھی ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوا۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ انہیں قبل از وقت ہی اس کارروائی کا علم ہوگیا تھا یا یہ انہی کے ایماء پر کی گئی تھی۔ بعض اطلاعات کی مطابق بعض امریکی رپورٹوں میں اسرائیل کی سیکرٹ سروس موساد کو ان واقعات کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا مگر یہ رپورٹس دبادی گئیں۔ دوسری طرف دفاعی مبصرین نے اپنے تجزیوں میں کھل کر یہ بات کہی کہ صرف موساد ہی اس منظم کام میں ملوث ہے۔

حقیقت خواہ کچھ بھی ہو یہ بہر حال مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال کا تجزیہ کریں اور یہ فیصلہ کریں کہ وہ کس حد تک اسلام اور مسلمانوں سے مخلص ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ دیدہ و دانستہ بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر اسلام یا مسلمانوں کے خلاف ہونے والی کسی کارروائی میں فریق نہ بنیں اور نہ فریق بننے والوں کا ساتھ دیں۔

انہیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ ان کی پہلی وابستگی اسلام اور مسلمانوں سے ہے۔ اسلام اور مسلمانوں سے غداری یا مسلمانوں کے اجتماعیت کا سودا کرنا کسی مسلمان کا شیوہ نہیں۔ ہم برائی کے مخالف ضرور ہیں لیکن اس کے سدباب کے لئے مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کو گروی نہیں رکھیں گے اور اپنی دینی اقدار کے تحفظ کو اولیت دیں گے۔

اس تناظر میں پاکستان کے عوام کی جانب سے جہاں جذباتی عوامی ردعمل کا اظہار ہوا ہے وہاں ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ پاکستانی عوام اس کٹھن اور نازک وقت میں رجوع الی اللہ اور انابت الی اللہ میں مشغول ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ معاصی سے اجتناب کیا جائے' گھر گھر ذکر اللہ اور نوافل کا اہتمام کیا جائے اور آلات منہیات دور کئے جائیں' آیت کریمہ کے ختم کئے جائیں اور روز ملکی سلامتی اور عالم اسلام کے تحفظ کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اس سلسلے میں علماً کرام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اندر اسلامی اقدار کو فروغ دیں' دین پر مکمل عمل میں ہی ہماری بقا ہے۔ اگر ہم دین کو چھوڑ بیٹھیں گے تو ہماری قوت' ہمارا اقتدار اور ہماری بقا ختم ہوجائے گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں اسلامی قوانین کو فروغ دیا جائے اور ملکی معیشت کو سود کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کی برطرفی کے دیرینہ مطالبہ کو اب پورا کیا جائے کہ یہ طبقہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی قوانین کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان کے ارباب اقتدار اور عوام ہماری ان ہمدردانہ گزارشات پر سنجیدگی سے غور کریں گے اور مثبت قدم اٹھائیں گے۔

☆☆

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی

سرزمین امریکہ میں

عقیدۂ ختم نبوت کی صداؤں کی گونج

قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کا آئینی طور پر سد باب کیا جائے گا

گزشتہ کئی سال سے اس قسم کی خبریں آرہی تھیں کہ امریکہ اور کینیڈا کو قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنالیا ہے اور لوگوں کو کاغذات جمع کرنے اور گرین کارڈ کے لالچ وغیرہ کے ذریعہ قادیانی بنانے کی مہم جاری ہے۔ دو سال قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص بزرگ اور مبلغ و ناظم نشریات حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کو کسی دوست نے اطلاع دی کہ اگست میں یوم آزادی کی تقریب میں قادیانیوں نے اپنا لٹریچر تقسیم کیا جس پر وہ بہت زیادہ مضطرب ہوئے اور ہم لوگوں سے درخواست کرتے رہے کہ خدا کے واسطے امریکہ جاؤ اور قادیانیت کی اشاعت کا راستہ روکو ورنہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دو گے اور کیا منہ دکھاؤ گے؟ بدقسمتی سے امریکہ کا ویزہ کسی ساتھی کے پاس نہیں تھا اخلاص اور للہیت کے جذبات اللہ تعالیٰ نے جلد قبول فرمائے۔ عجیب اتفاق کہ انہی دنوں ہمارے بزرگ رہنما حضرت مولانا حافظ مظفر شاہ صاحب جنہوں نے امام اہل سنت مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جیل میں عرصہ گزارا تھا' ان کے صاحبزادے حافظ قاری فیض علی شاہ صاحب تشریف لائے اور انہوں نے امریکہ میں قادیانیوں میں بہت زیادہ کام شروع کیا ہے آپ اجازت دیں تو میں امریکہ کی ریاست کلیفورنیا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جماعت قائم کرکے رجسٹرڈ کرادوں؟ اس کو تائید غیبی تصور کرتے ہوئے حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی اجازت اور حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی مشاورت سے ان کو اجازت دے دی گئی۔ انہوں نے فوری طور پر کاغذات تیار کرکے نہ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کیلیفورنیا' لاس اینجلس سے رجسٹرڈ کرائی بلکہ ریاست کیلیفورنیا اور اسٹیٹ امریکہ سے ٹیکس کا بھی استثناء حاصل کرکے دفتر بھی کرایہ پر لے لیا۔ اگست ۲۰۰۰ء میں جب وہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم تشریف لائے تو جماعت کے رجسٹرڈ ہونے کی خوشخبری ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کو سنائی تو مسجد ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ یہ خوشی بہت بڑی تھی مگر ہمارے مولانا محمد اکرم طوفانی کی تشنگی باقی تھی۔

الحمدللہ! شوال ۱۴۲۱ھ میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے رئیس ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' حافظ قاری فیض علی شاہ کی دعوت پر بیس روزہ دورے پر امریکہ تشریف لے گئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں علماء کرام اور مسلمانوں کو کام کرنے کی تلقین کی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جناب میر شکیل الرحمن کی کوششوں سے ادارۂ جنگ اور دی نیوز کے ذریعہ امریکہ کا ویزہ اللہ تعالیٰ نے دلایا اور حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان زید مجدہم کے حکم سے دو ماہ لندن میں قیام کرنا ہوا تو اس دوران امریکہ کے پروگرام کی اطلاع ملی فوری طور پر پروگرام تشکیل دے دیا اور ۲۵/اگست کو برٹش ایئر لائن کے ذریعہ مفتی محمد جمیل خان کے ہمراہ نیویارک روانگی ہوئی اور رات کو وہاں پہنچ گئے۔ برادرم محمد سلمان یوسف' عیسیٰ محمد علی خان' مسعود سیٹھی استقبال کے لئے آئے جن کے ساتھ نیوجرسی جانا ہوا' پندرہ روز قیام میں نیوجرسی ایک طرح ہماری اقامت گاہ رہی' دوسرے دن سلمان یوسف کے ہمراہ یوم آزادی کی تقریب والی جگہ کے حالات کا جائزہ لیا' ریلی نکلی' شام تک دیکھتے رہے کسی قادیانی نے کوئی لٹریچر تقسیم نہیں کیا تو دل سے الحمدللہ نکلا اور عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کا احساس اجاگر ہوا۔ مولانا قاری ضیاء اللہ سے ملاقات ہوئی' انہوں نے خیر مقدم کرتے ہوئے ختم نبوت کے کام پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت امیر مرکزیہ کے پروگرام کی تشکیل پر زور دیا۔ یہ چونکہ تبلیغی مرکز تھا اس لئے ان احباب سے ملاقات ہوئی' وہاں سے نیویارک کے اطراف کے علاقہ میں ''سفرن'' نامی جگہ پر مولانا خورشید صاحب' مولانا جمیل عرفان' اور مولانا

عبدالرحمن صاحب سے ملاقات کے لئے گئے۔ مدرسہ دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی طلبا حفظ قرآن کے ساتھ اسکول کی تعلیم بھی حاصل کر رہے تھے جبکہ بعض اساتذہ خود درس نظامی کی تعلیم میں مشغول تھے‘ حسن انتظام اور ترتیب دیکھ کر دل باغ باغ ہوا اور دیار کفر میں اتنے اخلاص سے کام کرنے پر دل سے دعا نکلی وہاں سے دوبارہ نیوجرسی واپس ہوئی اور دوسرے دن کینیڈا کے ویزے کے لئے جانا ہوا مگر ویزہ نہ مل سکا۔ منگل ۲۸/اگست کو شکاگو روانگی ہوئی‘ تین دن کا پروگرام تشکیل پایا تھا کیونکہ ۱۹۸۵ء میں شکاگو میں ختم نبوت جماعت رجسٹرڈ بھی کرائی تھی اور ایک عظیم الشان کانفرنس بھی منعقد کی گئی تھی۔ حضرت مولانا عبداللہ سلیم صاحب اس کے صدر اور جناب عبدالحیٔ صاحب سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے تھے‘ شکاگو ایئرپورٹ پر انہوں نے بذات خود تشریف لاکر جہاں ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور عقیدۂ ختم نبوت کے کام سے وابستگی سے علماء حق دیوبند کی نسبت کی لاج رکھتے ہوئے تواضع و انکساری کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے‘ کئی دفعہ کی ملاقات میں ان کے اخلاص اور محبت و تعلق کا اندازہ ہوا اور علماء دیوبند کی قدر و منزلت میں مزید اضافہ ہوا۔ ان کے مدرسہ میں قیام ہوا‘ بہت ہی حسن انتظام کے ساتھ انہوں نے مدرسہ کا کام شروع کیا اور الحمدللہ اب ایک سو کے قریب طلباء و طالبات حفظ قرآن اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہماری آمد کا بہت زیادہ شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور کینیڈا میں قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں سے ہم بہت زیادہ پریشان تھے۔ کینیڈا میں قادیانیوں نے ”ربوہ“ کے نام سے ایک شہر آباد کرلیا ہے ہم نے اجلاس کا طے کیا تھا مگر ”اسنا“ کے اجلاس کی وجہ سے فی الحال یہ اجلاس ملتوی ہے۔ بہرحال ان دنوں میں تو اجلاس نہیں ہوسکے گا لیکن ہم لوگ مشاورت کریں گے‘ آپ اگلے ہفتہ تشریف لائیں تو اجلاس رکھ سکیں گے‘ سوچا کہ دو تین دن یہاں رہ لیں گے مگر اچانک دوسرے دن پاکستانی سفارت خانے سے ٹیلی فون آگیا اور ملیحہ لودھی سے بات ہوئی۔ انہوں نے کینیڈا کے لئے کورنگ لیٹر دینے کی حامی بھرلی‘ جس پر ۲۸/اگست کو واشنگٹن واپسی ہوئی۔ ۲۹/اگست کو صبح پاکستانی سفارت خانہ سے خط لے کر کینیڈا کے سفارت خانے میں ویزہ کے لئے درخواست دی جس پر انہوں نے ۳۰/اگست کو صبح نو بجے انٹرویو کے لئے وقت دیا۔ جمعہ کے دن انٹرویو کے بعد شام تین بجے دوبارہ بلایا اور چھ ماہ کا ملٹیپل ویزہ دے دیا۔ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے بعد ویزہ حاصل کیا اور کینیڈا کے لئے گاڑی کے ذریعہ روانگی ہوئی‘ برادرم سلمان یوسف ہمراہ تھے۔ رات چار بجے کینیڈا کے باڈر پر پہنچے انہوں نے آٹھ بجے آنے کا کہا‘ جس کی وجہ سے کینیڈا کے شہر ٹورنٹو گیارہ بجے پہنچے‘ برادرم عیسیٰ محمد علی خان‘ محمد وسیم اور دیگر احباب نے خیر مقدم کیا۔ ظہر کی نماز جامع مسجد ٹورنٹو میں ادا کی۔ وہاں پر مولانا خلیل احمد صاحب جو بہت مخلص بزرگ دوست ہیں‘ ان سے گھر پر ملاقات کی اور ان کے سامنے تمام صورت حال رکھی کہ کس طرح قادیانی گمراہی کے ذریعہ مسلمانوں کو دین سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اب تو ان کی جرأت اتنی ہوگئی کہ ربوہ کے نام سے شہر آباد کرلیا۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ قادیانی جماعت کے اتنے اثرات ہیں کہ گزشتہ دنوں ختم نبوت کے کام کے سلسلے میں کچھ بزرگ تشریف لائے تھے تو انہوں نے ان کے خلاف شکایات کرکے ان کی کینیڈا میں داخلہ پر پابندی عائد کرادی۔ ان بزرگوں کی صرف ہماری مسجد میں تقریر تھی‘ اس پر کتنے دن یہاں تفتیش ہوتی رہی‘ بہرحال یہ چونکہ عقیدۂ ختم نبوت کا کام ہے اس کو چھوڑا تو نہیں جاسکتا‘ ان سے درخواست کی کہ اگر ہم پاکستان سے افراد بھیجیں گے تو اس قسم کی مشکلات پیش آئیں گی‘ اس لئے آپ ہی طریقہ کار کا انتخاب کریں؟ ہم تعاون کریں گے لٹریچر بھیجیں گے‘ انہوں نے آمادگی ظاہر کرتے ہوئے مولانا عبداللہ پٹیل سے ملنے کا کہا‘ فوری طور پر مولانا عبداللہ پٹیل سے ملاقات کی‘ مولانا عبداللہ پٹیل صاحب حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل اور اہل اللہ میں سے ہیں انہوں نے بہت پرجوش خیر مقدم کیا اور کام کی اہمیت کا طریقہ کار وضع کیا۔ طے پایا کہ اکتوبر کے آخر میں باقاعدہ کام کا نظم بنایا جائے گا اس سلسلے میں انہوں نے کچھ کاموں کی تفصیلات بھی بیان کیں جس سے حوصلہ بڑھا۔ عصر کی نماز محترم مولانا محمد آصف قاسمی صاحب کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ میں ادا کی جو کہ کینیڈا میں بہت اچھے انداز میں کام کر رہے ہیں اور ایک رسالہ ”بصیرت“ کے نام سے شائع بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر قادیانیوں کے خلاف مہم چلائی ہوئی ہے۔ ایک مسجد بالکل ٹورنٹو ایئرپورٹ کے ساتھ بہت عالیشان تعمیر کر رہے ہیں۔ انہوں نے بھرپور انداز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کے دوران کام شروع کرنے کی تائید کی اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ دوسرے دن صبح گیارہ بجے کے قریب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل حضرت ڈاکٹر اسماعیل سے ملاقات کے لئے سرحدی شہر ”ملٹن“ روانگی ہوئی۔ بہت زیادہ ہجوم کی وجہ سے ڈھائی بجے کے قریب دنیا کی مشہور آبشار ”نائگرا فال“ پہنچے۔ بہرحال دنیا کے لئے وہ ایک عجوبہ ہیں اس لئے چند لمحے اس کا بھی نظارہ کیا۔ ساڑھے چار بجے حضرت ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی خدمت میں حاضری کی سعادت ملی۔ بہت زیادہ محبت اور خوشی کا اظہار کیا‘ شہید اسلام حضرت مولانا محمد

یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ان کی گہری عقیدت و محبت ان کے چہرے سے عیاں تھی اور حضرت کے چہرے کی بشاشت کی وجہ سے بار باران کے چہرہ کی زیارت کا دل خود بخود چاہتا تھا' بہت زیادہ اکرام فرمایا جس سے اپنے اکابرین کی شفقت و محبت کا اندازہ ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد چائے وغیرہ پی کر حضرت کے صاحبزادہ مولانا محمد ابراہیم صاحب طلباً' طالبات کے مدارس دکھائے تو بے ساختہ دل نے خراج تحسین پیش کیا۔ اس ظلمت کدہ میں اتنا عظیم کام واقعی شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ڈاکٹر اسماعیل اور ہمارے اکابر علماً دیوبند کے اخلاص کی اعلیٰ ترین دلیل ہے ۶ بڑی عمارتوں میں دینی کام دوسو سے زیادہ طلباً و طالبات غالباً امریکہ کا یہ سب سے بڑا دینی ادارہ کہلانے کا مستحق ہے۔ ایک عمارت میں بہترین لائبریری' ایک عمارت میں دارالاقامہ' اسلام کی حقانیت کی منہ بولتی تصویر نظر آرہا تھا۔ مغرب کے وقت مولانا منصور' برادرم محمد سہیل' مولانا ناصر حسین سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ مولانا ابراہیم' مولانا محمد حسین کی انگلش میں تقریر پورے امریکہ کے لئے رہنمائی کا باعث ہیں۔ جنوبی افریقہ کے ریڈیو سے بھی نشر ہوتی ہیں۔ حضرت ڈاکٹر صاحب کے فیض کا یہ عالم ہے کہ پورے محلے میں اب کوئی غیر مسلم گھر نہیں ہے' تمام گھر مسلمانوں نے خرید لئے ہیں' ان سے بھی ختم نبوت کے کام کرنے کے سلسلے میں بات چیت ہوئی' انہوں نے بھی بہت زیادہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس کام میں شمولیت کا عندیہ دیا اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا' بفلو سے روانہ ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک عظیم دولت اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی اور رہنمائی لے کر اٹھ رہے ہیں' یہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی محبت کا یہ عالم کہ تمام کیسٹیں بھیجنے کا حکم فرمایا۔ پیر ۳/ستمبر شام کو لاس اینجلس روانگی ہوئی رات کو لاس اینجلس ایئرپورٹ پر حافظ قاری فیض علی شاہ صاحب نے خیر مقدم کیا۔ منگل ۴/ستمبر کو قاری محمد یوسف کی مسجد میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد راقم (مولانا) منظور احمد الحسینی کا بیان ہوا۔ اس کے بعد قاری محمد یوسف صاحب سے مدرسہ قائم کرنے کا وعدہ لیا' رات کو جامع مسجد کرنال میں سابق رکن قومی اسمبلی جمعیت علماً اسلام قاضی فضل اللہ صاحب کی مسجد میں مولانا منظور احمد الحسینی کا ایک گھنٹہ بیان ہوا' قاضی صاحب نے فصیح انگریزی میں ترجمہ کیا۔ قاضی صاحب سے تفصیلی ختم نبوت کے موضوع پر کام کرنے کی بات ہوئی' جس کی انہوں نے بہت زیادہ تائید کی اور کام کے طریقہ کار کے لئے ایک مبلغ پاکستان سے بھیجنے کی درخواست کی۔ قاضی صاحب جس اچھے انداز میں کام کررہے ہیں پشتو' اردو' انگریزی میں درس قرآن دے رہے ہیں۔ اردو میں تکمیل کے بعد گزشتہ ہفتہ دستار بندی کا جلسہ تھا جبکہ دیگر زبانوں میں درس قرآن کی تقریب منعقد ہوئی۔ ۵/ستمبر بروز بدھ ظہر کی نماز دفتر ختم نبوت میں ادا کی اور اس کے بعد کام کا تفصیلی لائحہ عمل طے کیا۔ رات کو حافظ محمد نعمان کے قائم کردہ مدرسے دارالعلم شباب المسلمین میں یوم والدین کے سلسلے میں تقریب میں شرکت ہوئی اور وہاں بیان ہوا' قریب ہی قادیانیوں کا مرکز ہے۔ ۶/ستمبر جمعرات کو مولانا غوث ندوی کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ اسلامیہ کی زیارت کا شرف ہوا۔ مولانا ". ی بھی بہت اچھا کام کررہے ہیں' شام کو نیوجرسی واپسی ہوئی۔ ۷/ستمبر بروز جمعہ کو جامع مسجد فلاح نیویارک میں ۷/ستمبر فتح مبین کانفرنس کے حوالے سے بیان ہوا اور اسی دن شکاگو دوبارہ روانگی ہوئی۔ مولانا عبدالرحمن صاحب' صاحبزادہ مولانا عبداللہ سلیم ایئرپورٹ پر خیر مقدم کے لئے آئے تھے۔ رات بارہ بجے تک میٹنگ رہی' کام کی نوعیت پر غور ہوا اور ختم نبوت کے دوبارہ احیاً کی منظوری ہوئی اور اکتوبر کے آخر میں دوبارہ دورہ کی تاریخیں طے ہوئیں۔ ۸/ستمبر بروز ہفتہ کو واپسی ہوئی' رات کو نیوجرسی میں ایک پروگرام ہوا جس میں علاقہ میں کام کرنے والے ساتھیوں میں تفصیلی مشاورت ہوئی۔ ۹/ستمبر بروز اتوار نیوجرسی کی چھوٹی مسجد میں بیان ہوا اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے مشاورت ہوئی۔ اس سے قبل اسلامک سینٹر کا معائنہ ہوا اور اقرأ کے قیام پر مشاورت ہوئی بعد نماز مغرب مولانا شہید اسلام کے قائم کردہ دارالعلوم نیویارک میں مولانا برکت اللہ اور مفتی روح الدین صاحب کے بلائے ہوئے اجلاس میں شرکت ہوئی۔ تقریباً ۴۰ کے قریب علماً کرام شریک ہوئے اور ٹرائی اسٹیٹ نیویارک' نیوجرسی کے لئے ان علماً کرام پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل دی گئی جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو رجسٹرڈ کرائے گی۔ سرپرست مولانا عبدالقادر' نگراں اعلیٰ مولانا مفتی جمال الدین' معاونین مولانا خورشید احمد' مفتی محمد نعمان' مولانا عبدالرزاق عزیز' مولانا عبدالملک' مفتی روح الدین' محمد الیاس' فقیر محمد کھوکھر' مولانا محمد جمیل' مفتی عبدالمقتدر' مولانا محمد عمر' مولانا رشید احمد' مولانا محمد شفیق' مولانا جعفر بیگ' مولانا مطیع الرحمن' حافظ قاری نور احمد' مولانا محمد ابراہیم' مولانا سیف الدین' مولانا شمس العارفین اور مولانا مجیب الرحمن تمام ساتھیوں نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جان قربان کرنے کا عہد کیا۔ تمام کاموں پر یہ تاثر تھا کہ ختم نبوت کی برکت سے پہلی دفعہ اتنے زیادہ علماً کرام کا اجتماع ہوا ہے۔ یہ شوریٰ فوری طور پر کام کا طریقہ طے کرے گی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو رجسٹرڈ کرائے گی۔

بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

قائدین کے پیغامات وتاثرات

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد صاحب

(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اسی جذبے اور نسبت سے کر رہی ہے' جس جذبے اور عقیدت و محبت سے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا آغاز کرتے ہوئے بارہ سو اصحاب بدر' مفسرین' محدثین' حفاظ و قراء کی قربانی دے کر کیا تھا۔ انگریزی حکومت کے ظلم و ستم کی چکی میں پس کر اس عقیدۂ کی حفاظت کے لئے ہمارے اسلاف محدث العصر مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ پیر مہر علی شاہؒ پیر ابوالحسنات قادریؒ مولانا عبدالستار خان نیازیؒ مولانا لال حسین اخترؒ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ مولانا محمد حیاتؒ اور میرے رفقاء مولانا محمد شریف جالندھریؒ مولانا مفتی احمد الرحمنؒ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مولانا تاج محمودؒ مولانا عبدالرحیم اشعر وغیرہ اس سلسلے میں گراں قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ تک کی یہ امانت اب ہمارے کندھوں پر آئی ہے اور قرآنی حکم کے مطابق:

"سچے اور نیکوکار لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا ہے ان میں سے کچھ لوگ اپنے عہد کی پاسداری کر کے چلے گئے اور کچھ لوگ عہد کی پاسداری کے لئے باقی ہیں۔"

اب اگر ہم بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرکے اور دنیا بھر میں عمومی طور پر اور امریکہ' کینیڈا' برطانیہ اور یورپ اور افریقی ممالک میں خصوصی طور پر قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھتے ہوئے اپنے فریضہ کا احساس کرتے ہوئے مسلمان نسل کے دین کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کرتے ہیں تو آپ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت حاصل ہوگی جو کہ خود ایک بہت بڑی سعادت اور اعزاز ہے اور محدث العصر علامہ سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق:

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔"

اور میرے ترجمان شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول:

"آپ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظین میں شامل ہوگا۔"

آپ کو یقیناً اس اطلاع پر خوشی حاصل ہوگی کہ میرے دو عزیز کارکن مولانا منظور احمد الحسینی اور مفتی محمد جمیل خان نے کینیڈا اور امریکہ کی کئی ریاستوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کرکے کام کا آغاز کر دیا ہے' آپ ان سے تعاون کریں۔

اس کانفرنس کے حوالے سے میں آپ کو یہ یاد دلانا ضروری سمجھوں گا کہ قادیانیوں نے اب اسلام کا لبادہ اوڑھ کر این جی اوز کی شکل میں غریب اور

پسماندہ علاقوں کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوشش شروع کر دی ہے۔ آپ تبلیغی مہم کے ساتھ ان کے ان ارتدادی کاموں کے مقابلہ کرنے کے لئے ختم نبوت رفاہی پروگرام شروع کریں' اللہ تعالیٰ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و تعلق کا ثبوت دیتے ہوئے آپ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے ساتھیوں سمیت کانفرنس میں شریک ہوں۔

شیخ طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ

(نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

۱۱'۱۲/ اکتوبر کو ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد بہت ہی خوش آئند اقدام تھا اور یہ ان کوششوں اور جدوجہد کا ثمرہ ہے جو گزشتہ ایک صدی سے مسلمانان برصغیر کرتے رہے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ابھی تک جھوٹا دعویٰ نبوت کیا بھی نہیں تھا اور اس کے ابتدائی حالات تھے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ اور دیگر بہت سارے بزرگوں نے اس کی عبارات دیکھ کر ہی کہہ دیا تھا کہ اس کی عبارتوں سے فتنہ انگیزی اور کفر کی بو آتی ہے۔ بے شمار بزرگوں نے پیشگوئی کر دی تھی کہ عنقریب ایک خطرناک فتنہ رونما ہونے والا ہے' جس کے سد باب کے لئے علماء کرام کو بہت زیادہ محنت کرنا ہوگی۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف والوں کو حکم دیا تھا کہ: ''وہ مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بجائے برصغیر واپس جائیں وہاں پر ان سے کام لیا جائے گا۔'' ان ارباب قلوب اور اولیاء اللہ کی توجہات تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام سے وہ عظیم الشان کام لیا کہ آج الحمد للہ چناب نگر قادیانیوں کے گڑھ میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہو رہا ہے' یہ مسلمانوں کا متفقہ اور مشترکہ پلیٹ فارم ہے اور دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان اس عقیدہ پر مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کا مدعی نبوت کذاب اور دجال ہے اور اس کے خلاف جہاد فرض ہے۔ آیئے ہم بھی علماء حق اور اہل اللہ کی اس جہادی تحریک میں شامل ہو جائیں تاکہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔

مولانا فضل الرحمن صاحب

(صدر جمعیت علماء اسلام)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شرکت میرے لئے ایک بڑے اعزاز اور سعادت سے کم نہیں کیونکہ میں اپنے اکابر و اسلاف خصوصاً مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بے تابانہ انداز میں جاتے دیکھا ہے۔ قبلہ والد حضرت مفتی محمود صاحبؒ فرمایا کرتے تھے:

''اس کانفرنس میں شرکت میری ضرورت ہے اور میں اس نظریہ سے اس میں شرکت کرتا ہوں کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپاہیوں کی فہرست میں جگہ مل جائے۔''

جب بچپن سے یہ بات ذہن نشین ہو تو آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کانفرنس میں شرکت میرے لئے کیوں اعزاز نہیں ہوگی؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان اولیاء اللہ کی جماعت ہے جن کے ساتھ نسبت ہونا بھی نجات کے لئے کافی ہے۔ جمعیت علماء اسلام ہمیشہ سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ ہراول دستہ کے طور پر شریک رہی ہے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریک کا آپ مطالعہ کریں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی خدمات کے ساتھ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ مولانا عبداللہ درخواستی' شیخ الحدیث مولانا عبدالحق' مولانا غلام غوث ہزاروی' اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ ہزاروں علماء کرام کے نام آپ کو چمکتے دکھتے نظر آئیں گے۔ ۱۱'۱۲/ اکتوبر کو چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں میں جمعیت علماء اسلام کے تمام کارکنوں کو میں نے حکماً یہ کہتا ہوں کہ وہ اس کانفرنس میں بھرپور انداز میں شریک ہوں اور اس کے انتظامات میں کارکن کی

حیثیت سے حصہ لیں اور خوب محنت کرکے اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت علماء پاکستان)

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر اسلام کی بنیاد قائم ہے اسی لئے قرآن کریم کی دوسو آیات اور بے شمار احادیث نبویہ مختلف انداز سے اس عقیدہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں۔ اس عقیدہ کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنے کو بھی کفر قرار دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت کو کذاب اور دجال اور ملعون قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں علماء کرام کا اس پر اجماع رہا ہے کہ جو شخص بھی کسی انداز میں جھوٹا دعویٰ نبوت کرے اس کو نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جائے بلکہ اس کے خلاف جہاد بھی کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں ہمیشہ منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد ہی نظر آتا ہے۔ برصغیر میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود سے لے کر ظلی بروزی نبی تک اور پھر عین محمد کا دعویٰ کیا تو تمام علماء کرام نے متفقہ طور پر اس کو اور اس کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا اور ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ ۱۹۷۴ء میں حزب اختلاف کی طرف سے قرارداد پیش کرنے کی سعادت مجھے حاصل ہوئی اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ہم نے بھرپور تحریک چلائی اور ۷/ستمبر کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمارا مشترکہ پلیٹ فارم ہے اس لئے اس کانفرنس کو کامیاب کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس میں شریک ہونے والوں کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

مولانا سلیم اللہ خان (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

علماء حق کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنانے کے لئے میدان عمل میں سرگرم رہتے ہیں اور اس کو اپنی مذہبی ذمہ داری سمجھتے ہیں اس لئے اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اسلام کے خلاف کوئی فتنہ اٹھا علماء کرام نے بھرپور دفاع کیا اور اس کے لئے جانیں تک قربان کیں۔ اسی اصول کے پیش نظر جب گزشتہ صدی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مختلف انداز میں جھوٹا دعوائے نبوت کیا تو علماء حق میدان میں اترے اور انہوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کی جدوجہد کی اور آخرکار محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ آج دنیا بھر میں قادیانی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ این جی اوز اور دوسرے ذرائع ابلاغ کو اسلام کے خلاف استعمال کررہے ہیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنی بساط کے مطابق دنیا بھر میں قادیانیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہے' اس لئے ہر مسلمان کو اس میں بھرپور تعاون کرنا چاہئے خاص کر چناب نگر میں ختم نبوت کانفرنسوں میں شریک ہوکر ثابت کرنا چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے مسلمان کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆☆..........☆☆

جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں
ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر پاکیزہ ماحول
داخلہ جاری ہے عریانی۔ فحاشی۔۔ بے حیائی اور کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA*COM*DOM*DCA*DCG
☎ 710474 کورسز شروع ہیں۔ دیگر حسب خواہش
برائے رابطہ ... محمد اکرم طوفانی (پرنسپل کالج)

(مولانا) محمد اشرف کھوکھر

توضیح و تشریح الحکم جل جلالہ

احکم الحاکمین صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات ہے مجازی حاکم اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں ملک کے اندر ہونے والی ہر تخریب کاری اور بگاڑ کے ذمہ دار اصحاب اقتدار ہیں

حُکم کے معنی فرمان اور حکم کے معنی فرمان دہندہ کے ہیں۔ حاکم حقیقی‘ حاکم اعلیٰ صرف اللہ رب العزت ہے جس نے زمین و آسمان‘ سورج‘ چاند‘ ستاروں اور سیاروں کو انتہائی خوبصورت اور انسان کے لئے نافع بنایا اور وہ سب کے سب اللہ ہی کے حکم کے تابع ہیں۔

ہمارا مشاہدہ ہے کہ سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع وغروب ہوتا ہے چاند اپنے مقررہ وقت پر گھٹتا اور بڑھتا ہے موسم اپنے مقررہ وقت پر بدلتے ہیں‘ سیارگان افلاک اپنے مقررہ مداروں میں چلتے ہیں تو معلوم ہوا کہ کوئی ان کا حاکم اعلیٰ ہے جس نے ہر چیز میں موزونیت کے ساتھ توازن وقرینہ برقرار رکھا ہوا ہے۔ سیارگان فلک اگر خالق و حاکم کائنات کے حکم سے ذرا سا تجاوز کریں تو نظام دنیا درہم برہم ہو جائے لیکن حاکم اعلیٰ نے ہر چیز کو اپنے دست قدرت سے تھام رکھا ہے۔

بعض سلاطین و امراء نے ماضی بعید میں اپنی کبر و نخوت سے دھوکہ کھایا اپنی صرف عقل کی پیروی کی نفس شیطان کے دھوکے میں آ گئے اور انہوں نے حاکمیت اعلیٰ کا دعویٰ کیا کہ وہ نعوذ باللہ خدا ہیں‘ جیسا کہ نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا تو اللہ رب العزت کے برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک روشن اور واضح دلیل سے اس کو خاموش کر دیا جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ:

ترجمہ: ”اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو تو اس کو مغرب سے نکال تو وہ کافر لاجواب ہو گیا۔“

لغت میں حاکم‘ حکم کرنے والے‘ سردار‘ عامل‘ ناظم‘ آقا‘ مالک اور زمیندار کو بھی کہتے ہیں لیکن یہ سب مجازی معنوں میں ہیں‘ کسی بھی حکم اور فیصلہ میں شریعت محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) نے چار بنیادی اصول وضع کئے ہیں:

(۱) قرآن‘ (۲) سنت‘ (۳) اجماع‘ (۴) قیاس۔

اصول احکام‘ عدل و انصاف اور طریق اطاعت احکام کے بارے میں رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر عملاً انہی بنیادوں اصولوں کو مدنظر رکھ کر امور سلطنت کو چلانے کے لئے نافذ فرمایا اور کسی بھی علاقے کے حاکم مقرر کرتے وقت مذکورہ اصولوں کے مطابق فیصلے کرنے کی تاکید بھی فرمائی۔

اسلام میں اطاعت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن دوسروں کی اطاعت احکام الٰہی کی تبلیغ‘ اجراء اور تنفیذ کے لئے حکم الٰہی کے تحت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔“

اولی الامر کی اطاعت خواہ اس سے مراد علماء ہوں یا حکام‘ اللہ کے حکم کے تحت‘ اسی کے احکام کی تنفیذ ہی کی خاطر ہے جیسا کہ سورۂ نساء میں ہے کہ:

ترجمہ: ”اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا لیکن اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔“

ترجمہ: ”اور جو رسول کی اطاعت کرتا ہے‘ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

یہود و نصاریٰ نے احکامات الٰہی کو پس پشت ڈال کر اپنے راہبوں اور کاہنوں کو اطاعت خداوندی میں شریک ٹھہرالیا تھا جسے قرآن نے شرک قرار دیا ہے کہا کہ:

ترجمہ: ”اہل کتاب میں سے ان سے لڑو جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا اس کو حرام مانتے ہیں اور نہ دین حق کی اطاعت کرتے ہیں۔“ (سورۂ توبہ)

ترجمہ: ”انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راہبوں کو رب بنا رکھا ہے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ ان کو صرف یہ کہا گیا ہے کہ ایک ہی معبود برحق کی عبادت کریں۔“

علماء دین نے لکھا ہے کہ: قوانین الٰہی کو چھوڑ کر کسی اور قانون کے مطابق فیصلہ کرنا یا چاہنا فسق ہے اور اس کا مرتکب فاسق کہلائے گا۔

ترجمہ: ”اور اللہ نے جو اتارا ہے اس کی رو سے جو فیصلہ نہیں کرتے وہی فاسق ہیں۔“ (سورۂ مائدہ)

ترجمہ: ”جب لوگوں کے درمیان فیصل بنو تو عدل کے ساتھ حکم کرو۔“

قرآن کریم میں جو احکامات درج ہیں ان میں سے مسلمان قانون سازوں نے پانچ اصول اخذ کئے ہیں جن کو کلیات خمسہ کہا جاتا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں:

(۱) زندگی کا تحفظ‘ (۲) جائیداد کا تحفظ (۳) دین کا تحفظ‘ (۴) وراثت کا تحفظ (۵) فکر و استدلال کا تحفظ۔

مسلمان آئین سازوں کے حساب کے

مطابق قرآن پاک میں دو سو ستائیس آیات' گیارہ قانونی معاملات مثلاً میراث' شادی' جہیز' طلاق' تحائف' وصیت' خرید و فروخت' سرپرستی' کفالت اور ارتکاب جرم سے تعلق رکھتی ہیں' جبکہ ترقی پذیر دنیا کے نئے مزید جو مختلف زمانوں اور مقامات میں پیش آنے والے حالات کے مطابق سنت رسولؐ اجماع امت اور قیاس کے ذریعے فیصلے کرنے کی تاکید ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ:

ترجمہ: ''جو کچھ رسولؐ تم کو دے وہ مضبوطی سے پکڑے رہو اور اسے ترک کرو جسے وہ منع کرے۔''

اور فرمایا:

''جس نے رسول کی اطاعت کی فی الحقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

معلوم ہوا کوئی مملکت اسلامی نہیں کہی جا سکتی جب تک کہ اس کے قوانین قرآن و سنت سے متضاد ہوں' سنت سے مراد ہر وہ بات ہے جو نبیؐ نے کہی' ہر وہ فعل جو آپ نے کیا اور وہ بات بھی جو دوسروں کے بارے میں قائم کی گئی۔

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارا ملک پاکستان جو خالصتاً اسلامی نظریہ کے مطابق معرض وجود میں آیا ہے جس کے آئین میں حاکم اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو قرار دیا گیا ہے' جس کے لئے ہمارے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک نے بے مثال و بے دریغ قربانیاں دیں۔ کیا اس میں اسلام نافذ کیا گیا ہے یا کہ ۵۴ سال تک صرف طفل تسلیوں کے ذریعے مسلمانان پاکستان کو بہلایا جاتا رہا ہے۔

ملک عزیز میں تمام شعبہ ہائے زندگی اور نظام انصرام کو دیکھیں' صحت' تعلیم' زراعت' صنعت و تجارت غرضیکہ جس شعبے کو دیکھیں۔ انگریز سامراج کا نافذ کردہ نظام تاحال موجود ہے۔

الحمدللہ! پاکستان کی مردم خیز سرزمین میں اچھے ڈاکٹرز اور حکماء موجود ہے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آیا حکومت پاکستان نے کس حد تک شہروں اور دیہاتوں کے باسیوں کو صحت کی بنیادی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے عملی اقدامات کئے تھے یا نہیں؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک عزیز کے شہروں میں صحت کے شعبہ میں اچھے سے اچھے ہسپتال اور اچھے سے اچھے ڈاکٹرز موجود ہیں لیکن دیہاتوں میں صحت کے مواقع اور ہسپتال نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر دور دراز دیہاتوں میں ابتدائی طبی امداد کے مراکز ہیں بھی تو ان میں ڈاکٹر صاحبان کی غفلت ولاپرواہی اور ادویات کی کمیابی کے باعث مثبت نتائج نہیں ہیں' کسی بھی قوم کی دینی و دنیاوی ترقی کا انحصار تعلیم پر ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ملک کے امراء طبقہ کی ہی نسل نوع کے لئے تو تعلیم کے حصول کے مواقع میسر ہیں لیکن دیہاتوں میں وہی قیام پاکستان سے قبل کا فرسودہ جاگیردارانہ نظام رائج ہے۔

اتنی صاف و شفاف اور مثبت سوچ کے زمیندار اور جاگیردار کہاں ہیں کہ غریب مزارع کی نسل تعلیم یافتہ ہو جائے اور ان کے معاشی و اقتصادی تسلط سے آزاد ہو کر آسودہ حال ہو جائے۔

کیا یہ حکم الحاکمین رب کے احکامات سے روگردانی نہیں ہے کہ ملک کے گنجان آباد شہر کے مصروف ترین چوک پر ایک نادار و بے سہارا انسان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے دے اور ملک کے اصحاب اقتدار اپنے اقتدار کے طول کے لئے ہی تگ و دو میں مصروف ہوں!!

اقتصادی صورت حال کو دیکھیں' افراط زر کے مسائل جوں کے توں ہیں' دولت کا ارتکاز امراء طبقے ہی کے پاس ہے اور غرباء اقتصادی پسماندگی اور مفلوک الحال کے عفریت کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ایک غریب مزارع جو اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اپنی اولاد کی تمام تر کوششوں اور کاوشوں کو فصلات کی عمدگی اور اجناس کی فراوانی کے لئے صرف کرتا ہے۔ دریاؤں کے دوآبوں کو از سر نو آباد کرتا ہے' لیکن جب وہ اپنے گھر پانچ فیصد اجناس یا معاوضہ بھی نہیں لے جا سکتا تو وہ مہنگائی کے عفریت کا مقابلہ بھلا کیسے کر سکتا ہے؟

کیا اسلامی نظام کے نفاذ سے روگردانی کا نتیجہ نہیں ہے کہ شب و روز محنت و مزدوری کرنے والے مفلوک الحال مزارع کو ہاتھ خالی رہیں اور اس کی نسل نوع ہمیشہ جاگیردار کی غلام رہے۔

کیا ملک کے جاگیردار اور زمینداروں کے لئے ملک کی معزز عدالتیں تو ہیں لیکن عدل و انصاف نہیں تو صرف غریب کے لئے میسر نہیں۔ جاگیردار طبقہ تو ملکی وسائل سے فائدہ اٹھا سکے اور غریب و نادار طبقہ کا ملکی وسائل کا کچھ حصہ اور حق بھی نہیں ہے؟

صنعت و تجارت میں بھی دن رات محنت و مشقت کرنے والوں کے لئے مناسب معاوضہ نہیں ہے کہ محنت کش طبقہ اپنی نسل نو کے سدھار اور ترقی کے لئے مناسب اقدامات کر سکے۔

زندگی کے تحفظ کے مناسب اقدامات ہوں تو صرف جاگیردار' وڈیروں اور زمیندار طبقات کے لئے ہوں۔ جائیداد کا تحفظ ملے تو صرف مذکور طبقات کو ہی دین کا تحفظ ملے تو صرف تعلیم یافتہ بااثر طبقہ کو اور جو غریب انتہائی مفلوک الحال تعلیم یافتہ ہو جائے وہ تو صرف امراء طبقہ کی نسل نو کا نوکر اور غلام ہو۔ غیر منقولہ وراثت پر جاگیردار اور وڈیرے مسلط رہیں۔ فکر و استدلال کا تحفظ اس غریب مگر تعلیم یافتہ کے لئے کیسے ہو جو نان جویں کے لئے سارا دن جھاڑو لگانے پر مجبور ہو یا قید قفس میں مقید ہو کر حق کہنے سے باز رہے یا مہر بلب رہ کر اپنی روکھی سوکھی پر الحمدللہ کہتا رہے۔ کیا یہی عدل و انصاف ہے اور انسانی مساوات کے تقاضے ہیں؟

اللہ رب العزت کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عدل و انصاف اور انسانی مساوات کے عمدہ

باقی صفحہ 26 پر

تحریر: سید اطہر عظیم

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات !!

۱۱/ستمبر ۲۰۰۱ء دنیا کی تاریخ میں ایک ہنگامہ خیز دن کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا۔ اس دن نیو ورلڈ آرڈر کے بانی دنیا بھر میں طاقت واقتدار کے بظاہر واحد دعویدار' جاسوسی اور انٹیلی جنس کی ہزاروں ایجنسیوں کے نگراں' ایٹمی قوت کے حامل اور دنیا بھر میں حقوق کے بین الاقوامی علمبردار ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پے در پے رونما ہونے والے دہشت گردی کے واقعات نے دنیا بھر کو ہلا کر رکھ دیا۔

پینٹا گون اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعات میں ہزاروں انسانی جانیں تلف ہوئیں' جبکہ بے شمار لوگ زخمی ہوئے' دنیا کے تقریباً تمام ممالک نے اس واقعہ پر مذمت کا اظہار کیا۔ امریکی دارالحکومت واشنگٹن اور اس کے بین الاقوامی تجارتی مرکز نیویارک کے قلب مین ہیٹن میں ہونے والی اس دہشت گردی میں دنیا بھر میں رائج دہشت گردی کے طریقوں سے ہٹ کر انتہائی جدید طریقہ کار اختیار کیا گیا جس میں مختلف مسافر بردار طیاروں کو ہائی جیکروں کے ذریعہ اغواء کر کے ان طیاروں کو پینٹا گون اور ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ٹاوروں سے ٹکرا دیا گیا جس سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر مکمل طور پر اور پینٹا گون کی عمارت جزوی طور پر تباہی سے دوچار ہوئے۔ یہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر دہشت گردوں کا دوسرا بڑا حملہ تھا۔ ان دھماکوں کی خاص بات ان دھماکوں کے [illegible]یان وقت اور طریقہ کار کی یکسانیت تھی' جس نے دفاعی ماہرین کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ یہ واقعات کسی عام دہشت گرد تنظیم کے بس کی بات نہیں بلکہ ان کا انداز کسی طے شدہ کمانڈو کارروائی سے ملتا جلتا ہے جس کی صلاحیت دنیا کے صرف چند گنے چنے ممالک کے پاس ہی ہو سکتی ہے جن میں روس' اسرائیل' بھارت اور خود امریکہ شامل ہیں۔

دھماکے کے فوری بعد اس کے رد عمل کا سلسلہ چل نکلا۔ امریکہ میں فوری طور پر مسلمانوں کے خلاف جوابی حملے شروع ہو گئے۔ امریکہ کے نام نہاد مہذب افراد نے بلا تحقیق مسلمانوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ مساجد اور اسلامی سینٹروں پر حملے کئے گئے۔ برطانیہ' جرمنی' آسٹریلیا وغیرہ بھی اس گناہ بے لذت میں مبتلا ہو گئے اور وہاں بھی مسلمانوں پر حملے اور مساجد کو نشانہ بنانے کے واقعات ہوئے۔ امریکی مسلمان خواتین' خصوصاً جو پردہ کرتی ہیں ان کا گھر سے باہر نکلنا مشکل ہو گیا۔ عربوں کو ناگفتہ بہ صورت حال کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلمان بچوں کے لئے اسکول جانا دوبھر ہو گیا' حتیٰ کہ ایک سکھ کو مسلمان ہونے کے شبہ میں جان سے مار دیا گیا' ان دھماکوں نے مغربی میڈیا کو ایک دفعہ پھر یہ موقع فراہم کر دیا کہ وہ ''مسلمان دہشت گرد'' کی اصطلاح دوبارہ استعمال کریں اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف وہی منفی پروپیگنڈہ کریں جس کے لئے وہ مشہور ہیں۔ ان دھماکوں کی حالیہ کوریج اس بات کی شاہد ہے کہ امریکی اور مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔

امریکی حکومت کی جانب سے ان دھماکوں کی تحقیقات کا اعلان ہوا تو مشتبہ افراد کی فہرست میں سرفہرست اسامہ بن لادن تھا اور تمام نظریں اسی پر مرکوز تھیں۔ صدر امریکہ نے اپنی مختلف تقاریر میں یہ اعلان کیا کہ وہ ان دھماکوں کا بدلہ لیں گے اور دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کا قلع قمع کر دیں گے۔ امریکی عوام کی اکثریت نے بھی ان کے اس فیصلے کی حمایت کی جیسا کہ امریکی میڈیا کے بعض طاقتور ستونوں کی جانب سے کرائی گئی رائے شماری سے ظاہر ہوتا ہے۔ امریکی حکومت نے دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے سلسلے میں اپنے اتحادی ممالک اور نیٹو سے بھی امداد طلب کی۔ دنیا کے اکثر ممالک نے اس سلسلے میں امریکہ کو تعاون کی پیشکش کی۔ پاکستان کی جانب سے بھی صدر بش کو مکمل حمایت کا یقین دلایا گیا۔

ان یقین دہانیوں کے بعد امریکہ نے اسامہ بن لادن کے خلاف اپنے عزائم کی تکمیل اور اس حوالے سے طالبان پر اسامہ کی حوالگی پر زور دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ امریکہ کے مطالبات کے جواب میں طالبان کا رویہ ہمیشہ کی طرح بے لچک تھا اور وہ اس کو امریکہ کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ امریکی حکومت انتقام کی جس آگ میں جل رہی تھی' اس کا تقاضہ تھا کہ امریکہ اس بے لچک رویہ کا جواب اقدامی فوجی کارروائی سے دے۔ [illegible] پر حملے اور اسامہ بن لادن کی ''زندہ یا مردہ'' گرفتاری کے اس کے عزائم کی راہ میں اس کا دور افتادہ ہونا بھی

حائل تھا۔ اس لئے ضرورت تھی کہ وہ ایک ایسا حلیف ملک تلاش کرے جو اس کی یقین دہانیوں پر آنکھ بند کر کے عمل کرنے کا عادی ہو۔ امریکہ کی خوش قسمتی کہ اسے ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی پاکستان کی صورت میں وہ حلیف مل گیا۔ امریکہ نے جو مطالبہ بھی پاکستان کے سامنے رکھا' پاکستان کو اس کے پورا کرنے کے لئے تیار پایا۔ پاکستان نے شدید عوامی ردعمل کے باوجود امریکہ کو افغانستان پر حملے اور اسامہ کو زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کے لئے اپنی فضائی حدود کے استعمال کی اجازت دی۔ یہ فیصلہ ایک سراسر جذباتی فیصلہ تھا جو ارباب اقتدار کی جانب سے پاکستان کے معروضی حالات اور پاکستانی عوام کے مذہبی جذبات و سیاسی رجحانات کے قطعی برعکس تھا۔ ہمارے ارباب اقتدار نے جلد بازی کا مظاہرہ کر کے جو فیصلہ کیا ہے' اس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک پہلو تو یہ کہ پاکستان بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف ہے' اس لئے وہ چاہتا ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف حالیہ امریکہ جوابی کارروائی میں بھی شامل ہو جائے۔ دوسرا پہلو اس فیصلہ کا بظاہر گرتی ہوئی معیشت کو سنبھالا دینے کے لئے اس حمایت کے بدلہ میں امریکہ سے بعض مالی مفادات کا حصول ہے۔ لیکن ان پہلوؤں کو مدنظر رکھنے والے حکومتی کارپردازوں کی نظر اس حقیقت تک نہ پہنچ سکی کہ اس فیصلہ سے ملک میں جہاں غیر ملکی افواج کی آمد ہوگی جسے حکومتی ذرائع نے ''غیر ملکی افواج کی آمد خارج ازامکان نہیں'' کہہ کر خود قبول کیا ہے' پاکستان کو خلیجی ممالک جیسا بنادے گی وہاں پاکستان کی معیشت پر بوجھ کئی گنا بڑھ جائے گا کیونکہ یہ غیر ملکی افواج پاکستانی خزانہ سے بھی اپنا خراج وصول کریں گی۔ دوسری طرف ان افواج کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ آتی میزبان کی مرضی سے ہیں اور جاتی اپنی مرضی سے ہیں۔ ایسی صورت میں افغانستان یا اسامہ کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کے بعد بھی اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ یہ غیر ملکی افواج پاکستان سے واپس جائیں گی کیونکہ پاکستان کی صورت میں انہیں خطہ کے ممالک خصوصاً چین' بھارت' افغانستان' روس اور دیگر پر نظر رکھنے کے لئے جہاں ایک بہترین اڈہ میسر آ جائے گا' وہاں کراچی اور گوادر کی صورت میں تیار شدہ بحری اڈے بھی مل جائیں گے اور اس طرح پاکستان ان کے لئے ایک نیا فلپائن بن جائے گا۔ دوسری طرف پاکستان کے عوام بنیادی طور پر مذہبی جذبات کے حامل ہیں۔ وہ کسی طور کسی مسلم ملک کے خلاف کارروائی کے لئے اپنے اڈے دینے یا تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں۔ پاکستان بھر میں ہونے والے احتجاجی مظاہروں نے جہاں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ عوامی جذبات حکمرانوں کے فیصلہ کے قطعی برخلاف ہیں وہاں اس بات کی بھی عکاسی کرتے ہیں کہ عوام غیر ملکی افواج کو اپنے ملک میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ افغانستان پر کسی بھی حملے کا اثر پاکستان پر بہرصورت پڑے گا اور ملکی معیشت اور استحکام پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوں گے' جس کے حق الامکان بچنا ضروری ہے۔

دہشت گردی یقیناً ایک غلط عمل ہے' کوئی عقل سلیم کا حامل فرد اس کی حمایت نہیں کرتا چہ جائیکہ کوئی مسلمان اس کی حمایت کرے۔ پاکستانی حکومت کی جانب سے دہشت گردی کی مذمت اور امریکیوں کی ہلاکت پر اظہار افسوس تک تو بات ٹھیک تھی لیکن اس دہشت گردی میں مسلمانوں کو ملوث کرنے کے مکروہ عمل میں شرکت سراسر غلط ہے۔ اول تو امریکی حکومت کو خود یہ سوچنا چاہئے تھا کہ اس وقت جب کہ وہ ا[illegible] دھماکوں کی تحقیقات مکمل نہیں کر سکی ہے اس کی جانب سے کسی فرد کو بلا کسی ثبوت کے نامزد کر دینا ہی غلط ہے۔ بفرض محال اس نے یہ غلطی کر بھی لی تو [illegible] غلطی کو نبا ہنے کے لئے جذباتی ردعمل اختیار کرنا یا دھمکیاں دینا کسی طور اسے زیبا نہیں۔ ا[illegible] چاہئے کہ وہ دہشت گردی کا مقابلہ دہشت گردی سے کرنے کے بجائے ان عوامل پر غور کر کے ان کا سدباب کرے جن کی وجہ سے یہ دہشت گردی ہوئی نہ کوئی نئی دہشت گردی شروع کر کے عالمی امن کو خطرے میں ڈالے' جب تک امریکہ مظلوم کی مخالفت اور ظالم کی حمایت ترک نہیں کرتا دنیا سے دہشت گردی کو ختم کرنا دیوانے کے خواب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

رہ گئی پاکستانی حکومت تو اسے چاہئے کہ وہ ہر امریکی فیصلہ پر آمنا وصدقنا کی روش ترک کرے اپنے قومی مفادات کے فیصلے انتہائی سوچ بچار کے ساتھ کیا کرے۔ [illegible] دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے تعاون کرنا ٹھیک ہے لیکن اس کے لئے غیر ملکی افواج کو اپنے ملک میں بلانا کسی طور پر درست نہیں اور اس کے ذریعہ پورے خطہ کو جنگ کی لپیٹ میں دینا کسی طور عقلمندی نہیں۔ شدید عوامی ردعمل نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام ان افواج کی ملک میں آمد کے سختی سے مخالف ہیں۔ مزید برآں چین کی جانب سے پاکستان کے ساتھ اپنی سرحدیں بند کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ چین کو پاکستان میں امریکی افواج کی آمد ناگوار گزری ہے۔ ایران کی جانب سے بھی اس حوالے سے کوئی مثبت ردعمل سامنے نہیں آیا جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ایران کو بھی امریکی افواج کی آمد نے اپنی ملکی سلامتی کی طرف سے فکر مند کر دیا ہے۔ افغانستان تو امریکی حملے کا نشانہ ہونے کی وجہ سے اس ملک کا مخالف ہوگا ہی جو کہ امریکہ کو اپنی حدود حملے کے لئے

باقی صفحہ 10 پر

دور جدید کا مسیلمہ کذاب قادیانیت کا دوسرا روپ

تحریر: علامہ احمد میاں حمادی

فتنہ گوہر شاہی

قسط نمبر ۲

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

پھر اس قرآن نے کہا: ذرا بھی پانی پیئے گا تو تیرا روزہ ٹوٹ جائے گا اس نے (دس پارے) کہا دن رات کھاتا پیتا رہ تیرا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

تو کعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیری طرف آئے:

آگے پھر حج آ گیا یہ قرآن فرماتا ہے طاقت ہے تو حج میں ضرور جا۔ انہوں نے (دس پارے) کہا کعبہ دل او جاندے توں تے اشرف المخلوقات ہے اس کو (کعبہ کو) ابراہیم علیہ السلام نے گارے مٹی سے بنایا ہے تجھے تو اللہ کے نور سے بنایا ہے تو اس کعبہ کی طرف کیوں جاتا ہے وہ کعبہ تیری طرف آئے گا۔

زکوۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے:

یہ قرآن کہتا ہے کہ زکوۃ دے ڈھائی پرسنٹ زکوۃ وہ کہتا ہے ڈھائی پرسنٹ پاس رکھ ساڑھے ستانوے پرسنٹ زکوۃ دے۔

اللہ دنیا میں گھومتا رہتا ہے، کبھی خواجہ کے روپ میں کبھی داتا کے روپ میں:

اس قرآن سے پوچھا اللہ کدھر ہے؟ کہنے لگا بہت دور ہے بس نمازیں روزہ پڑھتا رہ اس کا دیدار بڑا مشکل ہے۔ بہت ہی دور رہتا ہے جب ان (دس پاروں) سے پوچھا وہ کہنے لگے اللہ اسی دنیا میں گھومتا رہتا ہے، کبھی خواجہ کے روپ میں اور کبھی داتا کے روپ میں وہ تو اس دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔

(۶) شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے:

اس کے چھوٹے کتابچہ بنام ”یادگار لمحات“ کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر لکھا ہے کہ:

”حضرت ابوہریرہؓ کے اس قول کی کہ مجھے حضورؐ سے دو علم عطا ہوئے ایک تمہیں بتا دیا دوسرا بتادوں تو تم مجھے قتل کردو۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا کہ وہ دوسرا علم یہ ہے کہ شراب پیو جہنم میں نہیں جاؤ گے اور بغیر کلمہ پڑھے اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔“

ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے:

”نیز اللہ اللہ کرنے کے لئے ڈانس کرنا جائز ہے اور اللہ اللہ کرانے کے لئے چرس پلانا جائز ہے۔“ (یادگار لمحات: ۱۹)

(۷) بغیر کلمے پڑھے بھی اللہ تک رسائی ہو سکتی ہے:

اس کے کتابچہ سالنامہ گوہر ۹۷-۱۹۹۹۶ء کے صفحہ نمبر ۴ پر ہے کہ:

”اب ہمیں اس بات پر مخالفت برداشت کرنی پڑے گی کہ اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھ خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقے یا مذہب سے ہو۔ مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے۔ عیسائی، ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں پھر کہا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور پاکؐ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تو میں نے تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتادوں تو تم مجھے قتل کرو گے۔ اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔“ (سالنامہ گوہر ص:۴)

اس کتابچہ نے صفحہ نمبر ۵ پر ہے کہ

”یہ سن کر سرکار نے (گوہر) کہا کہ اس عورت کو اتوار کے دن ہمارے پاس لانا ہم اسے ذکر کرنے کی اجازت دیں گے یہ سن کر وہاں موجود تمام ذاکرین بڑے حیران ہوئے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دیئے کا اذن مل جائے بقول سرکار (گوہر) یہ بھی ایک چھوٹی سی ولایت ہے جو کہ اس خاتون کو بغیر کلمہ پڑھے اپنے ہی مذہب میں رہتے ہوئے مل جائے۔“ (سالنامہ گوہر ص:۵)

اسی طرح اس کتابچہ میں لکھا ہے کہ

”ایک کینیڈین خاتون کارالای ڈولینڈ سرکار (گوہر) سے ملنے آئی اور ذکر قلب حاصل کیا اور سرکار (گوہر) نے پہلے ہی دن اس کا کشف کھول دیا۔“

(۸) خدا تک پہنچنے کے لئے دو راستے ہیں دین اور عشق:

(جبکہ اللہ اور رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق صرف ایک ہی راستہ ہے وہ اسلام ہے۔)

اسی کتابچے کے صفحہ نمبر ۲ پر ہے کہ:

"ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب (گوہر) سے ملاقات کرنے آئی اس کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا اس نے کہا کہ یہ خاتون مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ شاہ صاحب نے اس سے پوچھا تمہیں کیا چاہئے؟ صرف اسلام یا خدا؟ اس نے کہا خدا۔ شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر دوسرا عشق و محبت کا راستہ دین کے ذریعے جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے کہ کوئی گاڑی شہر سے ہوکر گزرے شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی۔ ٹریفک کی پوری پابندی بھی کرنی پڑتی ہے۔ دوسرا راستہ عشق و محبت کا ہے بالکل اسی طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو اس پر شہر کے قانون بھی لاگو نہیں ہوتے۔ قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے۔"

ان تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اسلام کا قبول کرنا اللہ تک رسائی کے لئے غیر ضروری ہے۔ یہ اسلام کی جڑ کاٹنے اور رسول اللہ ﷺ کی مقدس تعلیمات کو جھٹلانا ہے۔

نام نہاد دین الٰہی کیا ہے؟

زیر نظر کتاب دین الٰہی جو اپنے نام سے ہی خصوصی اہمیت کی حامل معلوم ہوتی ہے حقیقت میں اس سے کہیں بڑھ کر اس کے اندر موجود حضرت نے جو انمول ہیروں کے موتی بکھیرے ہیں وہ کہیں اور سے ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن اور تصور سے بھی ماورا ہیں اہل سلاسل گدی نشین اور علماء حق کہتے ہیں کہ کتاب دین الٰہی عام انسانیت کے لئے ذریعہ نجات ہے بلکہ پیر حضرات اور طالبین حق اسے عشق الٰہی حاصل کرنے میں بے مثال پائیں گے۔ ملاحظہ ہو کتاب دین الٰہی کا پیش لفظ صفحہ ۱۴ اشاعت دوم فروری ۲۰۰۰ خط کشیدہ الفاظ کو اگر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو قرآن وحدیث کی اہمیت وافادیت عامہ باقی رہی یا نہیں؟ (ناقل)

(۹) اور جو نسخہ کیمیا لوگوں کو بتایا اس کے ذریعے آج بے شمار قومیں فرقے اور کئی مذاہب ایک جان ہونے کا اعلان کرتے دکھائی دیتے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تعلیمات گوہر شاہی کی بدولت اس دنیا میں تمام مذاہب ایک ہوکر دین الٰہی میں داخل ہوں گے۔

(۱۰) گوہر شاہی کے خود ساختہ دین الٰہی (دین شیطانی) کا ذکر قرآن میں ہے (معاذ اللہ)

کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ شاید کسی نئے دین کی بات کی جارہی ہے جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے قرآن میں اس کا حوالہ سورۂ نصر میں پہلے سے موجود ہے

ترجمہ: "اور تم دیکھو گے لوگوں کو دین الٰہی میں فوج در فوج داخل ہوئے" اور اسی طرح سورۂ روم میں ہے کہ "دین الٰہی پر باستقامت قائم رہنا جس فطرت پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔" (دین الٰہی صفحہ ۲)

ہر عقلمند مسلمان اس پر غور کرے کہ گوہر شاہی کی کفریہ ارتدادی بکواسات قرآن مجید میں آسکتی ہیں؟ ہرگز نہیں اگر آسکتی ہیں تو اس سے بڑھ کر قرآن کی اور توہین کیا ہوسکتی ہے؟ جبکہ مذکورہ بالا دو آیات حضور ﷺ کی نصرت اور حقیقی دین اسلام کے فروغ عالم سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۱۱) خود ساختہ دین الٰہی کے بارے میں گوہر شاہی کی وضاحت:

"جس میں سب دریا ضم ہو جائیں وہ سمندر کہلاتا ہے اور جس میں سب دین ضم ہوکر ایک ہو جائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔" (دین الٰہی ۷)

توہین رسالت کا انوکھا انداز۔

(۱۲) "آٹھ سال کی عمر تک حضور کا کوئی مذہب نہیں تھا" نعوذ باللہ (یادگار لمحات: ۳۴)

جبکہ گوہر شاہی نے کتاب دین الٰہی کے صفحہ ۱۱ پر اپنے بچپن کے حالات کے بارے میں لکھا ہے:

"دس بارہ سال کی عمر سے ہی خواب میں رب سے باتیں ہوتی تھیں اور بیت المعمور نظر آتا تھا۔"

قارئین کرام! میرے آقا سرکار دو عالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے۔" (الحدیث)

یعنی ابھی ان کی تخلیق ہورہی تھی کیا... جدید

کے ...... مسیلمہ کذاب گوہر شاہی کی یہ بکواس توہین رسالتؐ کے زمرے میں نہیں آتی؟

"۱۵/ رمضان ۱۹۸۵ء میں جبکہ آپ (گوہر شاہی) اللہ کے حکم سے دنیاوی ڈیوٹی پر حیدرآباد میں مامور ہو چکے تھے تو وہی نطفہ نور طفل نوری کی حیثیت پا کر مکمل طور حوالے کر دیا گیا جس کے ذریعے دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنایا گیا۔" (دین الٰہی: ۸)

یہود و نصاریٰ کے عالمی ایجنٹ گوہر شاہی کی دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنائے جانے کا دعویٰ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہیں؟

(۱۳) گوہر شاہی اور دعوائے مہدویت:

دین الٰہی کے صفحہ ۹ پر گوہر شاہی کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے:

"چاند سورج، حجر اسود، شومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔"

نوٹ: امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ امام مہدی کا نام محمد ہوگا اور والد ماجد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا اور جائے پیدائش مدینہ اور جائے ظہور بیت اللہ کے طواف کی جگہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہوگی۔"

جبکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ان واضح فرمودات کو گوہر شاہی اور اس کے چیلے یکسر رد کرتے ہوئے گوہر شاہی کو امام مہدی بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔

نوٹ: غور طلب بات یہ ہے کہ اکثر مسلم (کروڑوں) مذہبی کتابوں کے حوالے سے گوہر شاہی کو مہدی کالکی اوتار اور مسیحا ماننے اور یقین کرتے تو اس کو اسلامی ملک پاکستان، اسلام اور مسلم امہ کی بین الاقوامی دشمن امریکہ فرار ہو کر پناہ لینے کی کیا ضرورت تھی؟ ڈھٹائی اور بے شرمی کی تمام حدود توڑ دیں۔

(۱۴) حضور ﷺ کے خصوصی اعزازات و امتیازات پر ناپاک حملہ:

"لطیفہ انا کے ذریعے دیدار الٰہی خواب میں ہوتا ہے جبتہ توفیق الٰہی کے ذریعے رب کا دیدار مراقبہ میں ہوتا ہے اور طفل نوری والوں کو رب کا دیدار ہوش و حواس میں ہوتا ہے یہی پھر دنیا میں قدرت اللہ کہلاتے ہیں چاہے کسی کو عبادت و ریاضت اور چاہے کسی کو نظروں سے ہی مقام محمود تک پہنچا دیں ان کی نظروں میں چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مردہ سب برابر ہوتے ہیں۔" (دین الٰہی: ۱۹)

نوٹ: پوری امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی نبی ولی بزرگ نے اس دنیاوی حیاتی میں اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے شب معراج میں اپنی مبارک آنکھوں سے بیداری میں اللہ کی زیارت فرمائی اور یہ آپ کا خصوصی اعزاز ہے، جبکہ یہ گستاخ رسول اپنے خود ساختہ لطائف اور طفلیوں کے ذریعہ ہوش و حواس میں رب کا دیدار کرنے کے ساتھ اسے مقام محمود تک پہنچا رہا ہے۔ یہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی اعزاز ہے مگر اس مقام تک گوہر شاہی اور اس کے چیلے پہنچ سکتے ہیں؟! (العیاذ باللہ)

(۱۵) گوہر شاہی کی نظر میں دین اسلام و نبوت محمدیہ ناکافی ہے:

"ایک نبی کے بعد جب دوسرا نبی آتا ہے تو پہلے نبی کی تعلیمات کالعدم قرار دی جاتی ہیں، اب آنے والے نئے نبی کے احکام کو تسلیم کئے بغیر کامیابی حاصل نہیں ہوتی، جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دین اور شریعت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تشریف لانے کے بعد کالعدم قرار دے دیا گیا، اب کامیابی صرف عیسیٰ علیہ السلام کے دین میں تھی، جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو تمام سابقہ ادیان کالعدم قرار دے دیئے گئے کیونکہ بنی اسرائیل کے قول و فعل کے بارے میں قرآن کہتا ہے: "یحرفون الکلم عن مواضعه ثم یقولون هذا من عند الله" لیکن گوہر شاہی کا فلسفہ اسلام کی تعلیمات کے عین مخالف ہے کہ حضور پاک ﷺ کے آنے پر سب کالعدم قرار دیے گئے لیکن اولوالعزم مرسل کے دین کا سلسلہ جاری رہا اور آج تک جاری ہے، جس میں آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ، محمد رسول اللہ ...... کیونکہ انسان کے اندر جینے کے پانچوں لطائف کا تعلق پانچوں رسولوں سے ہے، اس وجہ سے ان کی نبوت اور فیض روحانی قیامت تک رہے گا، یہ جو کہتے ہیں کہ بغیر کلمے پڑھے کوئی جنت میں نہیں جائے گا اس کا مقصد کسی ایک نبی کا کلمہ نہیں ہے بلکہ کسی بھی اولوالعزم نبی کے دین اور کلمے کی طرف اشارہ ہے۔" (دین الٰہی ۲۷)

باقی آئندہ

قسط نمبر۲

تحریر: جسٹس شیخ عبدالحمید

محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت قانون دان!

طلاق:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کی مذمت کرتے ہوئے خدا کے نزدیک اسے سب سے زیادہ قابل نفرین فعل قرار دیا۔ اس کی اجازت صرف اس صورت میں دی گئی جب ایسا نہ ہونے کی صورت میں ازدواجی زندگی نا قابل برداشت ہو، لیکن اگر نکاح کی رسم ادا ہونے پر مہر کی کوئی رقم مقرر نہ کی گئی ہو تو طلاق نہیں ہوسکتی، تب علیحدگی کی کارروائی کے لئے طلاق ضروری نہیں ہوگی، لیکن دوران حمل میں کسی عورت کو طلاق نہیں دی جاسکتی یعنی جب تک بچہ رحم سے باہر نہ آجائے ایسا نہیں ہوسکتا۔ مطلقہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ نکاح ثانی سے احتراز کرے، جب تک کہ عدت کا زمانہ ختم نہ ہوجائے اور اس دوران میں خاوند کو اس کی کفالت کرنی ہوگی۔ وہ شوہر جس نے کسی عورت کو طلاق دے دی ہو، ایسی عورت سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا تاوقتیکہ وہ عورت کسی اور شخص سے شادی نہ کرلے اور اس سے طلاق لے کر زمانہ عدت ختم نہ کرے۔ یہ تاکید اس لئے کی گئی ہے تاکہ لوگ تمام پہلوؤں پر غور کیئے بغیر طلاق دینے میں جلد بازی سے اجتناب کریں۔

ہرجانہ:

اگر کسی شارع عام پر کوئی جانور کسی شخص کو زخمی کردے تو جانور کا مالک زخمی ہونے والے کو تاوان ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ یہ ہرجانے کے مروجہ قانون کے اصول کے عین مطابق ہے جس کے بموجب جانوروں کے مالکان پر یہ ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کہ وہ اپنے جانور کے طرز عمل کا خیال رکھیں۔

فوج داری قانون:

اگرچہ قرآن پاک میں تمام جرائم گنوائے گئے ہیں اور ہر جرم کی سزا متعین کی گئی ہے تاہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج داری قانون کے چند اصول بیان کئے ہیں:

”آپ ؐ نے موت کی سخت سزا مقرر کی ایک ایسے شخص کے لئے جس کی بیوی موجود ہو اور کسی دوسری عورت کے ساتھ بدکاری کرے، قرآن میں بدکاری کی یہ سزا مقرر کی گئی ہے کہ صرف ایک سو کوڑے مارے جائیں، لیکن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکاری کی دو ضابطوں کے درمیان امتیاز قائم کیا ہے۔ ایک وہ بدکاری جو کنوارا شخص کرے اور ایک وہ بدکاری جو شادی شدہ شخص کرے۔ موخرالذکر کی چونکہ ایک بیوی موجود ہوتی ہے، اس لئے اس فعل مذموم کے ارتکاب کا کوئی جواز اس کے لئے نہیں ہے۔ آپ ؐ نے ایک ایسے مسلمان کے لئے بھی سزائے موت مقرر کی ہے جو مشرک ہوجائے۔ آپ ؐ نے ہر شخص کو اپنی مدافعت کا حق دیا اور اس پر عمل کرتے ہوئے اختیار دیا کہ وہ حملہ آور کو زخمی کرسکتا ہے۔ اس کے عوض کسی تاوان کا مطالبہ اس سے نہیں ہوسکتا۔ آپ ؐ ایک عطائی کو اس شخص کی موت کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جو اس کے غلط علاج کے باعث فوت ہوگیا۔ ایسی صورت میں اس پر صرف تاوان ڈالا جاسکتا ہے۔ اگر کسی حاملہ عورت کے خلاف، جس کے رحم میں بچہ ہو سزائے موت صادر ہو تو سزا کی تعمیل میں اس وقت تک تاخیر کی جائے جب تک وہ بچہ جن کر فارغ نہ ہوجائے۔ تمام مہذب ملکوں میں یہ قانون آج بھی رائج ہے۔

آپ ؐ نے بدکاری کا ارتکاب ہونے پر ایک عورت کو سنگسار کرنے سے بھی منع کیا جب کہ وہ ایک بچے کو چھاتی سے دودھ پلا رہی ہو، اس بات کی اجازت دی کہ بچہ کی شکم سیری کا مناسب انتظام کردینے کے بعد اسے سنگسار کیا جائے، اگر کسی حاملہ عورت کو مار ڈالا جائے تو رحم مادر میں مرنے والے بچے کا قصاص بھی قابل ادائیگی ہوگا۔ یہ اس رائج الوقت قانون سے بہتر ہے، جس کے بموجب رحم کے اندر مرنے والے بچے کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔

مجھے کسی ایسے نظام قانون کا علم نہیں ہے، جس کے تحت اس طور سے رحم کے اندر پرورش پانے والے بچے کے قاتل پر تاوان ڈالا گیا ہو، دنیا میں بہت کم ایسے آئین ساز ہوں گے جو اس قدر جزئیات پر نظر رکھتے ہوئے انصاف چاہیں۔ آپ ؐ نے اپنے مقدموں میں باہمی سمجھوتے کی اجازت

نہیں دی جن کے بارے میں جرم کی سزا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کی گئی ہو۔ ایک مرد نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی اور اسے تاوان ادا کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاوان ادا کرنے کے لئے عورت کو حکم دیا اور مرد کو مقررہ سزا دی۔ آپؐ نے بیوی کو اجازت دی کہ وہ اپنے خاوند کی جیب سے اس کی اجازت کے بغیر اتنی رقم نکال لے جو گھر کے اخراجات کے لئے ضروری ہو، اسے چوری تصور نہیں کیا گیا۔ آپؐ نے فوج داری مقدمات میں پیش ہونے والی سفارشات کی مذمت کی اور فرمایا کہ: ''جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ سزاؤں میں نرمی برتنے کی سفارش کرتا ہے وہ گویا اللہ کی مخالفت کرتا ہے۔''

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ: ایک منصف کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ غلطی سے مجرم کو بری کر دے بہ نسبت اس کے کہ وہ غلطی سے کسی کو سزا دے۔ یہ فرمان قانون سازی کے جدید اصول کے عین مطابق ہے جس میں بیان کیا گیا ہے: ''ایک بے قصور کو سزا دینے کی بہ نسبت تو مجرم اشخاص کو بری کر دینا بہتر ہے۔'' آپؐ نے ایک نہایت عمدہ قانونی جملے کے حسب ذیل الفاظ میں ذمہ داری کے اصول کا خلاصہ پیش کیا ہے: ''جب غلطی، بھول چوک اور جبر و اکراہ سے کام لیا جائے تو ذمہ داری کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم یمن کے نام ایک مراسلے میں تاوان کا پیمانہ مقرر کیا ہے جو فوج داری مقدمات میں سزا دیتے وقت ملحوظ رکھا جاتا ہے، کسی کو قتل کر دینے کی صورت میں قصاص کے طور پر حسب ذیل عمر کے سو جانور مقرر کئے:

☆ ایک سال کی عمر کی بیس اونٹنیاں،
☆ دو سال کی عمر کی بیس اونٹنیاں،
☆ تین سال کی عمر کی بیس اونٹنیاں،
☆ چار سال کی عمر کی بیس اونٹنیاں،
☆ ایک سال کی عمر کے بیس اونٹ۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ ہر معاملے میں کس درجہ محتاط تھے۔ یہ پیمانہ مرتب کرنے کے شاید دو سبب تھے: اول یہ کہ اگر ایک ہی عمر کے اونٹ مقرر کر دیئے جاتے تو ایسے ایک سو اونٹ تلاش کرنا دشوار ہو جاتا اور کوئی عمر مقرر نہ کی جاتی تب بھی جھگڑا رہتا۔ اس صورت میں ایک شخص سب کے سب جوان یا سب بوڑھے اونٹ پیش کرتا۔ اس پیمانے کے مطابق تمام ایک ہی وقت میں نہ مرتے، اس طرح مالک کی تحویل میں چند اونٹ ہمیشہ موجود رہتے۔ دانت توڑنے یا زبان کاٹنے کا تاوان پانچ اونٹ مقرر ہے۔ عورت کو قتل کرنے کی صورت میں قصاص اتنا ہی ہے جتنا ایک مرد کو قتل کرنے پر مقرر کیا گیا ہے۔ انگلی کاٹ دینے کا تاوان دس اونٹ مقرر کیا ہے۔ چوٹ لگنے کی صورت میں جب کہ زخم اتنا گہرا ہو کہ ہڈی دکھائی دینے لگے۔ تاوان پانچ اونٹ رکھا گیا ہے۔

جنگ کے قوانین:

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کے سپہ سالاروں کو تاکید کی تھی کہ کسی بھی ملک کو فتح کر لینے کے بعد ان کے فرائض یہ ہوں گے:

(الف) لوگوں کے ساتھ نرمی برتیں اور انہیں خوشخبری سناتے رہیں۔

(ب) ان کی آسائشوں کا خیال رکھیں اور ان پر کوئی سختی نہ ہونے دیں، اور

(ج) ایک دوسرے کی فرمانبرداری کریں اور نافرمانی سے اجتناب کریں۔

آپؐ نے بین الاقوامی معاہدوں سے انحراف کی مذمت کی۔ دوران جنگ میں آپؐ نے عورتوں، بچوں، ضعیفوں اور مذہبی رہنماؤں کو قتل کرنے سے منع کیا۔ آپؐ نے پھل والوں اور سایہ دار درختوں کو کاٹنے اور عبادت الٰہی کے لئے مخصوص مقامات کو منہدم کرنے کی ممانعت کی۔ مال غنیمت میں سے پیدل فوج کے سپاہیوں کا حصہ گھوڑ سوار افواج کے افراد کے مقابلے میں نصف مقرر کیا۔

حکومت اور عدلیہ سے متعلق قوانین:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس شخص کو جو سرکاری عہدے پر تقرری کے لئے کوشاں ہو، اس کے لئے نااہل قرار دیا۔ پسند کا فیصلہ اس امیر کو تفویض کیا جسے عوام کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس منصف کو جو جان بوجھ کر غلط اور غیر منصفانہ فیصلے کرے ''شیطان کا چیلہ'' کہا گیا۔ دیانتدار منصفوں کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ: ''قیامت کے دن وہ خدائے تعالیٰ کے دائیں جانب مقام حاصل کریں گے۔''

رشوت سے متعلق آپؐ کا فرمان ہے: ''رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں جائیں گے۔'' آپؐ نے منصفوں کو تاکید کی، ایک مقدمہ میں پیروی کرنے والے دونوں فریقوں کے ساتھ عدالت میں یکساں برتاؤ کیا جائے۔ انہیں یہ بھی ہدایت کی کہ ان میں سے ہر ایک کا بیان سنے بغیر فیصلہ نہ دیا جائے۔ اسی قاعدے کے مطابق ایک منصف کو اس مقدمے کا فیصلہ دینے سے روکا گیا ہے کہ جب وہ غصے کی حالت میں ہو۔ شراب کی قیمت، جوئے کے قرضے، کتے کی قیمت اور ایسی ہی کسی چیز کی وصولی کے لئے، جسے حرام قرار دیا گیا ہے مسلمانوں میں کسی عدالت میں کوئی مقدمہ دائر نہیں کیا جا سکتا۔ ایک جانور جو قرضے کی رقم کے عوض کے

کے پاس رکھا گیا ہو۔ سواری کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کی کفالت قرض دینے والے کے ذمہ ہو، لیکن بصورت دیگر اسے استعمال میں نہیں لایا جاسکتا۔ آپ نے جھوٹی شہادت سے منع فرمایا ہے۔ قانون شہادت میں یہ شرط بھی لگائی گئی تھی کہ کسی بدنام شخص کی گواہی نہ لی جائے نیز ان لوگوں کی گواہی نہ لی جائے جو اس فریق سے عداوت رکھتے ہوں جس کے خلاف وہ پیروی کر رہے ہیں، کسی مالک کے حق میں اس کے ملازم کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے والے کو تحائف قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ البتہ وہ صرف ان لوگوں (دوستوں اور رشتہ داروں) سے تحائف قبول کرسکتا ہے جو اس صورت میں بھی جب کہ وہ اس عہدے پر فائز نہ ہوتا، تحفے پیش کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب اختیار لوگوں کو تابع داری کرنے کی تاکید فرمائی۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اس تابع داری سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر اثر نہ پڑے: "لا طاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق" آپ نے فرمایا کہ ہم میں سے تقریباً ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ حساب دینا ہوگا کہ اس نے یہ ذمہ داری کس طور سے پوری کی تھی۔

تمام مقننین کے نزدیک اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں امن و عافیت اور نظم و نسق کی فضا طاری رہے۔ ہر شخص کو اس امر کی ضمانت دی جاسکے کہ وہ اپنے حق کے مطابق لطف اندوز ہوسکتا ہے اور دوسرے لوگوں کے حقوق و مراعات سے متعلق خلاف ورزیوں کو روکا جاسکے۔ انہی مقاصد کے تحصیل کی خاطر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کوشاں رہے اور آپ نے ضابطہ قانون کے بنیادی اصول مرتب کردیئے۔ اپنے ان احکام کی روشنی میں اصولوں کی مطابقت میں آئین تیار کرنے کا کام بعد میں آنے والے مسلمانوں کے لئے اٹھا رکھا تاکہ وہ ان کے زمانے کے حالات کے لئے اور ان کی احتیاج پوری کرنے کے لائق ہو، بعد کے زمانوں میں مسلمانوں نے اپنے وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے قوانین بنائے اور اس مقصد کے لئے اجماع، قیاس اور اجتہاد کا لحاظ رکھا، لیکن ہر حال میں انہوں نے قرآن اور سنت کے احکام کو مشعل راہ بنایا اور قانون بنانے کے لئے مقررہ حدود میں رہتے ہوئے آج بھی ہمارے سامنے کھلے ہوئے ہیں۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سرزمین عرب کے شہر مکہ معظمہ میں ہوئی، جہاں انہیں کسی مکتب یا مدرسے میں داخل ہونے کا موقع نہ مل سکا۔ وہ پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے تھے لیکن کوئی تعلیم نہ ہونے کے باوجود آپ نے وہ قانونی اصول ہم کو عطا کئے جو کئی لحاظ سے دنیا بھر کے دوسرے ممتاز مقننین کے اصولوں سے سبقت لے گئے۔ جسٹنین، آگسٹن منو اگر بعد میں پیدا ہوتے ایک لمحے کے لئے تذبذب کئے بغیر، آنحضرت کی فضیلت کا لوہا مان لیتے۔ وہ ان کو ایک ممتاز قانون ساز اور معلم قانون تسلیم کرتے بشرطیکہ آنحضرت کے اقوال زریں ان تک پہنچ جاتے۔ یہ حقیقت کہ ایک انسان جو کرۂ ارض پر کسی استاد کا شاگرد نہ رہا ہو، ایک ممتاز معلم قانون بن جائے جو یقیناً علم کی ایک دشوار منزل ہے تو یہ اس کی معجزہ نمائی کا بین ثبوت ہے۔ یہ ان کی پیغمبری کے دعویٰ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے ایک مضبوط دلیل بھی ہے۔

نگارِ من کہ بہ مکتب نہ رفت و خط نہ نوشت
بہ یک نگہ سبق آموز صد مدرس شد

بقیہ: توضیح و تشریح

اور مثالی نمونے پیش کئے تھے۔ مزدور کے پسینہ خشک ہونے سے قبل حق مزدوری ادا کرنے کی تاکید فرمائی ہے لیکن کتنی ناانصافی ہوگی کہ ایک مزدور دن رات محنت و مشقت سے اپنی صحت و تندرستی اور اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر مزدوری کرے اور جب حق مزدوری ادا کرنے کا وقت آئے تو قادیانی آجر یہ کہے کہ:

"بس تو صلہ اللہ سے مانگ اور چلا جا......!"

ٹھیک ہے نیکی کا اجر تو اللہ تعالیٰ ہی عنایت فرمائیں گے لیکن یہ کونسا انصاف ہے کہ غریب و نادار مزدور کے وقت کی صحیح قدر نہ کی جائے اور اسے منفی اقدامات کرنے پر مجبور کردیا جائے۔

اگر کوئی غریب مزدور محنت کش محنت کرکے حلال کمانے کا نہ صرف خواہاں بلکہ اپنے شب و روز گزارتا ہو تو اسے مجازی حاکم مظلوک الحالی میں غلط اقدامات پر مجبور کردے تو مذکور کے اٹھائے جانے والے تمام غلط اقدامات کا بالواسطہ یا بلاواسطہ حتمی مجازی جواب دہ ہوگا۔

المختصر یہ کہ ملک عزیز کے حکمران اور حاکموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ حاکم اعلیٰ اللہ رب العزت کے نازل کردہ نظام کو ہی نافذ کرکے ملک و قوم کو ترقی کی بام عروج تک پہنچانے کے اقدامات کریں۔

اگر ملک عزیز میں جان، مال، عزت و آبرو، مال و جائیداد، فکر و استدلال کا اسلامی قوانین کے مطابق تحفظ کی ذمہ داریوں سے برسر اقتدار طبقہ پوری دیانتداری کے ساتھ عہدہ برا ہو تو کچھ دور نہیں کہ ہم دینی و دنیاوی لحاظ سے دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کریں لیکن جل جلالہ ایماندار، دیانتدار، متقی اور پرہیزگار قائدین ملک و ملت کو برسر اقتدار لائے جو ملک میں اسلامی آئین و قوانین اور نظام کو صحیح معنوں میں نافذ کریں۔ (آمین)

ختم نبوت کانفرنس

چناب نگر کے شرکاء کے لئے خوشخبری

۱۱/۱۲ اکتوبر بیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے شرکاء کو اس دفعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر ملیں گی۔ تمام شرکاء اس رعایت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنی اپنی لائبریریوں کو ختم نبوت کی کتب کا خزینہ بنائیں۔

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	اصل قیمت	رعایتی قیمت صرف کانفرنس کے شرکاء کیلئے
۱:	خاتم النبیین (فارسی اردو)	مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ ترجمہ: مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	100 روپے	50 روپے
۲:	مقدمہ قادیانی مذہب و قادیانی قول و فعل	پروفیسر محمد الیاس برنی	150 روپے	75 روپے
۳:	قادیانی مذہب	پروفیسر محمد الیاس برنی	200 روپے	100 روپے
۴:	تحفہ قادیانیت (جلد اول)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
۵:	تحفہ قادیانیت (جلد دوم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	زیر طبع	کانفرنس تک آجائے گی
۶:	تحفہ قادیانیت (جلد سوم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
۷:	تحفہ قادیانیت (جلد چہارم)	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	200 روپے	100 روپے
۸:	احتساب قادیانیت (جلد اول)	مولانا لال حسین اخترؒ	100 روپے	50 روپے
۹:	احتساب قادیانیت (جلد دوم)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150 روپے	75 روپے
۱۰:	احتساب قادیانیت (جلد سوم)	مولانا حبیب الرحمٰن امرتسریؒ	150 روپے	75 روپے
۱۱:	احتساب قادیانیت (جلد چہارم)	حضرت کشمیریؒ حضرت تھانویؒ	200 روپے	100 روپے
	احتساب قادیانیت	حضرت تھانویؒ حضرت میرٹھیؒ	-------	-------
۱۲:	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	150 روپے	75 روپے
۱۳:	سوانح مولانا تاج محمودؒ	صاحبزادہ طارق محمود	175 روپے	80 روپے
۱۴:	مسئلہ رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام	مولانا عبداللطیف مسعود	120 روپے	60 روپے
۱۵:	تحریف بائبل بزبان بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	100 روپے	50 روپے
۱۶:	قومی تاریخی دستاویز	مولانا اللہ وسایا	150 روپے	75 روپے
۱۷:	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا	50 روپے	25 روپے
۱۸:	قادیانی شبہات کے جوابات	مولانا اللہ وسایا	100 روپے	50 روپے

نوٹ: دیگر مطبوعات از قسم خطبات وغیرہ تمام نصف قیمت پر ملیں گی۔ (انشاء اللہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوة مسلم کالونی (مقام) چناب نگر میں

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی

زیر صدارت
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
مخدوم العلماء پیر طریقت زینت مسند شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے ان شاء اللہ

۵ شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء

○ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ○ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ○ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ○ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

(حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
فون 04524/212611 — 061/5?4122

خطاط: محمد امان اللہ قادری، دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ